وکلائے یزید کے نام

تالیف

ثقلین حیدر

Presented by Ziaraat.Com

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

کتاب	:	مفتی منیب الرحمن کے نام خط
مولف	:	ثقلین حیدر
سال اشاعت	:	مئی ۲۰۲۰ء
مطبع	:	سید غلام اکبر
قیمت	:	۱۵۰ روپے

کتاب ملنے کا پتہ

Presented by Ziaraat.Com

انتساب

مظلوم دشت نینوا امام حسین علیہ السلام

اور آپ کے مظلوم اصحابؑ کے

نام جنہوں نے اپنا لہو دے کر اسلام

کی بنیادوں کو منہدم ہونے سے بچایا

Presented by Ziaraat.Com

فہرست

سبب تالیف ۶

باب۔۱

یزید کے خطوط ۱۱

باب۔۲

کیا یزید نواسۂ رسولؐ کے قتل سے ناخوش تھا؟

باب۔۳

یزید اکابرینِ اسلام کی نظر میں

۱۔ بنتِ علیؑ شہزادی ام کلثومؑ کی نظر میں یزید ۱۷

۲۔ ام المصائب حضرتِ زینبؑ بنت علیؑ کی نظر میں یزید ۱۷

۳۔ جناب عبداللہ ابن عباسؓ اور یزید لعین ۱۸

باب۔۴

یزید اصحابِ رسولؐ اور خلفا کی نظر میں

۱۔ یزید خود اپنے باپ معاویہ کی نظر میں ۲۰

۲۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی نظر میں ۲۱

۳۔ ابن عباس کا نظریہ ۲۱

۴۔ عبداللہ ابن زبیر کا نظریہ ۲۲

Presented by Ziaraat.Com

باب۔۵

تاریخی دستاویزات

یزید بن معاویہ کی پیدائش ۲۵
امام حسینؑ کے مکہ جانے سے پہلے قتل کے حکم کا صادر ہونا ۲٦
یزید کا والی کوفہ کو امام حسینؑ کے قتل کا حکم صادر کرنا ۲۷
وقت، جگہ اور افراد کو معین کیے بغیر امام حسینؑ کے قتل کے حکم کے صادر ہونا ۲۸
یزید کا امام حسینؑ کے قتل پر فخر و مباہات ۳۱
ابن زیاد کو کوفہ کا والی بنانے میں یزید کا مقصد ۳۲
امام حسینؑ کو یزید کی سازش کی خبر ہونا ۳۴
یزید کے نام ابن عباس کا خط ۳۵
یزید کے کفر آمیز اشعار ۳۵
یزید کا ابن زیاد کو اپنے عہدے پر برقرار رکھنا ۳٦
معاویہ ابن یزید کا اعتراف ۳۸
یزید کے اظہار ندامت کی علت ۳۹
الف: امام حسینؑ کے سر مبارک کا نوک نیزے پر قرآن پڑھنا ۴۰
ب: امام سجادؑ اور حضرت زینبؑ کے انقلابی خطبے ۴۰
نتیجہ بحث ۴۱

باب۔٦

یزید علمائے اہلسنت کی نظر میں

۱۔ امام احمد بن حنبل ۴۳
۲۔ امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام مالک ۴۴

Presented by Ziaraat.Com

۳۔علامہ محمود آلوسی ۴۵

۴۔قاضی ثناءاللہ پانی پتی ۴۶

۵۔شافعی مذہب کے امام ابن علی بن عماد الدین ۴۷

۶۔امام سعدالدین تفتازانی ۴۹

۷۔امام جلال الدین سیوطی ۵۰

۸۔قاضی شوکانی ۵۰

۹۔امام ملاعلی قاری ۵۰

۱۰۔امام ابن جوزی ۵۱

۱۵۔ابوبکر عبدالعزیز، قاضی ابویعلیٰ اور قاضی ابوالحسین ۵۴

۱۶۔عمرو بن بحر الجاحظ ۵۵

۱۸۔امام قوام الدین الصفاری ۵۶

۱۹۔شیخ عبدالرحمان بن یوسف الاجھوری ۵۷

۲۰۔شافعی امام ابوالبرکات الدمشقی ۵۷

۲۱۔امام ابوبکر جصاص الرازی ۵۷

۲۲۔امام ابن حجر عسقلانی ۵۸

۲۳۔امام ذھبی ۵۸

۲۴۔امام ابن کثیر ۵۹

۲۵۔محدث شاہ عبدالعزیز دہلوی ۵۹

۲۶۔ابن تیمیہ ۵۹

۲۷۔امام شاہ ولی اللہ دہلوی ۶۱

۲۸۔سید احمد شہید ۶۱

۲۹۔مولانا احمد رضا خان بریلوی ۶۲

Presented by Ziaraat.Com

۳۰۔مولانا عبدالحق حقانی	۶۳
۳۱۔مولانا رشید احمد گنگوہی	۶۳
۳۲۔مفتی عزیز الرحمن عثمانی	۶۳
۳۳مولانا عبدالحی لکھنوی	۶۴
۳۴۔مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی	۶۴
۳۵۔مولانا ابوالحسن علی ندوی	۶۵
۳۶۔عالمِ اہلحدیث مولانا مودودی	۶۵
۳۷۔عالمِ اہلسنت مولانا شفیع اوکاڑوی کی تحقیق	۶۷
۳۸۔ابوالرضا اللہ بخش	۶۹
۴۰۔مولانا طاہر القادری	۷۱
۴۱۔مفتی محمد طیب مرحوم	۷۲
۴۲۔صاحبزادہ سید افتخار الحسن	۷۴
۴۳۔مولانا عبدالرشید نعمانی	۷۶
۴۴۔عاشق باڑھ صاحب	۷۸
۵۴۔منتخب از کتاب الامام الحسین فی الفکر المسیحی	۷۹

Presented by Ziaraat.Com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبب تالیف

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ الطیبین
الطاہرین المعصومین المظلومین

امابعد! خداوند عالم کا بارہاشکرادا کرتاہوں کہ اس نے مجھے اس عظیم کام کے لیئے منتخب کیا۔اور یزید واولادِ یزید کے خلاف قلم اٹھانے کا موقع دیا۔چودہ سوسال سے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظلوم رہے ہیں۔ہر دور کے یزیدزادے نے یہ کوشش کی ہے کہ وہ واقعہ کربلا سے یزید کے نام کوکسی نہ کسی طریقہ سے نکال دیں۔اوراس خبیث کواس گناہ سے بری الزمہ قراردیں۔اورطرح طرح کی کتابیں چھاپ کرنیز یزید کےحق میں بیانات دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یزید بےقصور تھااس نےقتل امام حسین کاحکم نہیں دیا تھا۔لہذا علماء اہلسنت نے ایسوں کوجوابات بھی دیئے ہیں اور یاددہانی کرائی ہے کہ یزید واقعی میں قاتل اماحسین ہے۔جہاں علمائے اہلسنت نے کتب لکھیں وہیں پرعلمائے حقہ اہل تشیع نے بھی دندان شکن کتب لکھی اور یزیدزادوں کومنہ توڑ جوابات دیئے۔دورحاضر میں کئیں کتابیں یزید کےحق مین لکھیں گئیں مثلا رشید ابن رشید،واقعہ کربلا اور یزید وغیرہ۔ لیکن علما حقہ اہل تشیع نے انکے تمام حربوں کوناکام بنایا،اسی طرح ۲۰۱۹ء میں ملک کے نامورمفتی اور ہلال کمیٹی کے سربراہ مفتی منیب الرحمن اہلسنت نے ایک نیوزچینل میں بیان دیا۔

اینکر نے سوال کیا کہ کیا یزید کے دربار سے براہ راست قتل امام حسینؑ کاحکم آیا؟تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس جوتاریخ کے شواہد ہیں اس میں ایسا کوئی صریح عبارت نہیں ہے کہ یزید نے کسی کومعمورکیا ہوکہ جاکرامام حسینؑ کوقتل کردو۔۔۔۔۔حیرت

Presented by Ziaraat.Com

ہے جن کو تاریخ میں یزید کا کوئی ایسا حکم نظر نہیں آیا کہ جس میں یزید نے قتل امام حسینؑ کا حکم دیا ہوا سے ہلال عید وغیرہ کیسے نظر آجاتا ہے؟ جبکہ تاریخ کے اوراق پر سب درج ہے۔

اس کے علاوہ اسی سال ۲۰۲۰ء میں ایک انتہا پسند طبقے کی طرف سے کُھل کر یزید کی حمایت کا اعلان کیا گیا اور اس کے حق میں امیر یزید زندہ باد کے نعرے بلند کیے گئے۔

بیشک یزید پلید ہی امام حسین علیہ السلام کو قتل کرنے والا ہے اور اہل حرم کو بازاروں میں پھرانے والا ہے۔ لہذا میں نے بطور ایک طالبعلم کے اپنا یہ دینی فریضہ سمجھتے ہوئے ان کی اس بات کا معقول جواب دینے کی کوشش کی۔ اور ایک خاص حد تک ان کتب کو یکجا کیا جن میں یزید ہی کو قاتل امام حسین علیہ السلام ثابت کیا گیا اور یہ کتب عام بھی نہیں ہیں۔ شاید مفتی صاحب نے کبھی کتابیں پڑھنے کی ذہمت نہ کی ہو چلیں ہم ہی انہیں یزید کے وہ حکم نامے دکھا دیتے ہیں۔ جن میں یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کرنے کے حکم جاری کئے۔ اور تمام بزرگ علماء اہلسنت کے قول بھی آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں کہ وہ یزید کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

آخر میں میں محقق دوراں خطیب العصر علامہ ارتضیٰ عباس نقوی (آف کراچی) صاحب کا انتہائی ممنون ہوں کہ جنہوں نے مجھے اس کتاب پر لکھنے کی ترغیب دلائی اور اس کتاب کے لکھنے میں میری رہنمائی کی۔ وہ ۲۰۱۶ء میں ہمارے شہر میں عشرۂ اولیٰ پڑھنے آئے تھے اور اب تک آرہے ہیں ان کی مجالس سے بہت رہنمائی ملی۔

الحمدللہ یہ کتاب ڈیڑھ ماہ کے قلیل عرصہ میں بروز اتوار ۲۲ تاریخ ۲۰۱۹ء ۱۴۴۱ھ کو مکمل ہوئی۔

احقر: ثقلین حیدر

Presented by Ziaraat.Com

باب۔ا

یزید کے خطوط

پہلا خط جس میں بیعت کا مطالبہ کیا گیا۔اور بیعت نہ کرنے والوں کوقتل کر دینے کا حکم دیا گیا۔بلخصوص امام حسین علیہ السلام ۔عبداللہ بن زبیر ۔عبداللہ بن عمر۔اورعبدالرحمن ابن ابی بکرکو بیعت نہ کرنے پرقتل کرنے کا حکم دیا۔اعثم کوفی کے مطابق یزید نے ارادہ کیا کہ اطراف سلطنت میں فرمان بھیج کر بیعت لی جائے اس وقت مروان بن الحکم والی مدینہ تھا۔اسے معزول کر کے اپنے چچازاد بھائی ولید بن عتبہ کو اس کی جگہ والی مدینہ مقرر کیا۔
(تاریخ اعثم کوفی صفحہ ۴۴۵)

اس خط کا مضمون یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبداللہ یزید بن معاویہ کی طرف سے یہ خط ولید بن عتبہ کے نام لکھا جاتا ہے۔واضح ہو کہ معاویہ خدا کا بندہ تھا۔جسے خدا نے ممتاز فرمایا۔اور روئے زمین کی خلافت اسے عطائے کی تھی۔اب وہ وفات پا گیا ہے۔جب تک زندہ رہا نیک خصلتوں اور رضاء الہی کے طریقوں پر چلتا رہا۔جب دنیا سے جانے لگا تو اپنی زندگی ہی میں مجھے اپنا خلیفہ اور ولی عہد مقرر کر گیا۔تو اس خط کے مضمون سے واقف ہوتے ہی مدینہ والوں سے بیعت لے لے۔اور اس کے بعد حسین ابن علی علیہ السلام عبداللہ ابن زبیر عبداللہ ابن عمر اور عبدالرحمن ابن ابی بکر سے بیعت لے اور ان میں سے جو شخص بیعت نہ کرے اسے قتل کر کے سر میرے پاس روانہ کر۔

(اعثم کوفی صفحہ ۴۴۵)

تاریخ یعقوبی میں بھی یہ خط درج ہے۔جس کا مضمون یہ ہے کہ:
کہ جب یہ دمشق آیا تو اس نے ولید بن عتبہ بن ابی سفیان عامل مدینہ کو خط لکھا کہ

Presented by Ziaraat.Com

جب میرا یہ خط تیرے پاس آئے تو حضرت حسین ابن علی علیہ السلام اور عبداللہ بن زبیر کو بلا کر میری بیعت لے اور اگر یہ دونوں انکار کریں تو ان دونوں کو قتل کر دینا اور ان دونوں کے سروں کو میرے پاس بھیج دینا۔

(تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۳۹۸)

چونکہ یزید جان چکا تھا کہ امام حسین علیہ السلام اس کی بیعت ہرگز نہ کریں گے اور وہ اس معاملہ میں پریشان تھا کہ کسی نہ کسی طریقہ سے امام حسین علیہ السلام سے بیعت لی جائے۔ ولید کیونکہ بیعت لینے میں ناکام رہا تو اس نے یزید کو مدینہ کے حالات سے آگاہ کیا جس پر اس نے خط روانہ کیا جس کا مضمون یہ ہے۔

تمہارا خط پہنچا حال معلوم ہوا مدینہ والوں کی نسبت تم نے جو لکھا ہے کہ وہ میری بیعت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ان کو دوبارہ طلب کر کے پھر تاکید شدید کرنی چاہیئے اور ان سے بیعت لینی چاہیئے۔ عبداللہ ابن زبیر کو اسکے حال پر چھوڑ دو۔ وہ جہاں جائے گا ہماری کمند اس کے گلو گیر رہے گی۔ لومڑی چاند سے بھاگ کر کہاں جا سکتی ہی۔ وراس خط کے جواب کے ساتھ حسین ابن علی علیہ السلام کا سر میرے پاس بھیج دے اگر تو ان تمام احکام کو خاطر خواہ بجلائے گا اور میری اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نہ ہوگا تو میں تجھے بہت بڑا مرتبہ عطاء کروں گا۔ لشکر عظیم کی سپہ سالاری دوں گا اور تو بے حد دولت وحشمت والا ہو جائے گا۔

والسلام

(تاریخ اعثم کوفی صفحہ ۴۴۹)

طلب بیعت کے بعد یہ دوسرا خط تھا جس میں یزید نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم نافذ کیا۔ البتہ اس خط کے پڑھتے ہی بروایت اعثم کوفی صفحہ ۴۴۹ ولید سخت فکرمند ہوا اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اگر یزید تمام دنیا کی دولت بھی مجھے دے تب بھی میں فرزند رسول جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون میں شریک نہ ہوں گا۔

Presented by Ziaraat.Com

ولید کو لکھے گئے خط طبری نے اور خلدون نے بھی درج کئے ہیں اور بھی بہت سی معتبر کتب میں درج ہیں لیکن ضرورت کے مطابق ملاحظہ کی جیئے اہل سنت کی معتبر کتب:

۱: تاریخ طبری ج ۴ ص ۱۳۹۔

۲: تاریخ ابن خلدون ج ۱ صفحہ ۵۰۸ باب دوم

اسکے علاوہ اور بھی تاریخ کی کتب میں یہ خط درج ہے لیکن دامن وقت میں گنجائش نہیں کہ سب کے نام لکھے جائیں۔

اور یہ بات بھی واضح ہے کہ یزید نے کوفہ کا گورنر ابن زیاد کو اس لیے منتخب کیا کہ قتل امام علیہ السلام کی راہ ہموار کی جائے یزید کو معلوم تھا کے امام حسین علیہ السلام کوفہ کی طرف ارادہ کر چکے ہیں۔ لہذ النعمان ابن بشیر کو معزول کر کے ابن زیاد کو والئی کوفہ منتخب کیا۔ جب یہ کوفہ وارد ہوا عوام سمجھ رہے تھے کہ امام حسین علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں۔ چونکہ یہ خبیث امام علیہ السلام کا حلیہ اپنا کر وارد کوفہ ہوا۔ جہاں سے گزرتا سلام کرتا۔ مکمل واقعہ پڑھنے کے لیے ملاحظہ کریں تاریخ طبری ج ۴ ص ۱۴۷۔ امام حسین علیہ السلام بمعہ اپنے اہل وعیال کے کوفہ کی طرف روانہ ہو چکے تھے کہ اسی دوران آپ علیہ السلام کو شہادت حضرت مسلم کی اور کوفیوں کی بے وفائی کی خبر ملی۔ اسی دوران آپ عازم سفر کربلا ہوئے۔ جب آپ کربلا وارد ہوئے تو عبیداللہ ابن زیاد نے امام حسین علیہ السلام کو خط لکھا جسکا ذکر خوارزمی نے مقتل الحسین میں کیا ہے۔

فكتب عبيدالله بن زياد الى الحسين: اما بعد ياحسين فقد بلغني نزولك بكربلاء وقد كتب الى اميرالموئمنين يزيد بن معاوية ان لااتوسدالوثير ولا اشبع من الخبز او الحقك بالطيف الخبير او ترجيى الى حكمي وحكم يزيد بن معاويه۔ والسلام

(مقتل الحسین الخوارزمی ج ۱ ص ۳۴۰)

ترجمہ: عبیداللہ ابن زیاد نے امام حسین علیہ السلام کو خط میں لکھا: اما بعد اے حسین!

Presented by Ziaraat.Com

مجھے خبر ملی ہے کہ آپ کربلا ٹھرے ہوئے ہیں۔ یزید ابن معاویہ نے مجھے لکھا ہے کہ میں آرام سے نہ بیٹھوں اور سیر ہو کے کھانا نہ کھاؤں یہاں تک کہ آپ کو خدا سے ملحق کردوں یا پھر میرے اور یزید کے حکم کو تسلیم کرلیں۔ والسلام

سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں یزید کے خط کو لکھا ہے کہ:

فکتب یزید الی والیه بالعراق عبیدالله بن زیاد بقتلة فوجه الیه جیشا اربعة آلاف علیهم عمر بن سعد بن ابی وقاص۔

(تاریخ الخلفاء ج ا ص ۴۸۷)

ترجمہ: یزید نے کوفہ کہ والی ابن زیاد کو حکم دیا کہ حسین ابن علی علیہ السلام کو قتل کردو۔ اس نے عمر ابن سعد کے ساتھ چار ہزار کا لشکر امام حسین علیہ السلام کو قتل کرنے کے لیے روانہ کیا۔

تاریخ خلفاص ۱۲۳ میں ہی درج ہے کہ یزید نے والی عراق عبیداللہ ابن زیاد کو حسین ابن علی علیہ السلام کے قتل کا حکم صادر کیا تھا۔

نیز مقتل خوارزمی میں درج ہے کہ:

جب حر نے امام حسین علیہ السلام کے کربلا پہنچنے کی خبر ابن زیاد کو دی تو اس نے امام کو خط لکھا:

مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کربلا وارد ہوئے ہیں لیکن مجھے یزید نے حکم دیا ہے کہ آپ کو کسی قسم کی رعایت نہ دوں مگر یہ کہ آپ یزید کی بیعت کریں یا قتل کیے جائیں۔

(مقتل خوارزمی ج ا ص ۳۴۰)

Presented by Ziaraat.Com

باب۔۲

کیا یزید نواسۂ رسولؐ کے قتل سے ناخوش تھا؟

وکلاء یزید کی جانب سے اعتراض ہے کہ یزید لعین امام حسین کو کبھی قتل نہ کرتا بلکہ یہ سب ابن زیاد نے کام سرانجام دیئے اور دلیل کے طور پر البدائیہ والنھایہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ یزید نے کہا:

اگر میں حسینؑ کے پاس ہوتا تو ایسا نہ کرتا جیسا ابن مرجانہ یعنی عبیداللہ ابن زیاد نے کیا۔

(البدائیہ والنھایہ ج ۱۱ص ۶۵۰)

اگر ایسا ہی ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ابن مرجانہ یزید کی طرف سے کوفہ کا حاکم مقرر تھا اور یزید کی اطاعت میں تھا۔ نیز بصرہ کی حکومت بھی اسی کے پاس تھی۔ اور ابن زیاد نے یزید کی اطاعت کرتے ہوئے امام حسین علیہ السلا پر خروج کیا جیسا کہ پیچھے ہم یزید کے خطوط بیان کر کہ آئیں ہیں تو اب بھی کوئی یہ کہے کہ یزید بے گناہ ہے قتل امام سے اسکا کوئی سروکار نہیں۔ ہم تو صرف حجت تمام کر سکتے ہیں۔ اور یزید کا یہ کہنا کہ میں ایسا نہیں کرتا جیسا ابن مرجانہ نے کیا جھوٹ ہے بلکہ اس نے نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس کے ساتھ توہین بھی کی نیز اہل حرم کو بازاروں میں بے ردا گھمایا جیسا کہ ہم آگے بیان کریں گے۔

صحیح بخاری جو کہ اہلسنت کی مستند ترین اور قرآن کے بعد صحیح ترین کتب میں شمار ہوتی ہے اور صحاح ستہ میں اول درجہ رکھتی حدیث ۳۷۴۸ جلد ۵ میں ابن مرجانہ کا سر اقدس سے بے حرمتی کرنا درج ہے اور اسی طرح یزید نے بھی امام علیہ السلام کے سر اقدس کی بے حرمتی کی جسکو ہم درج کر رہے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

عالم اہلسنت علامہ سبط ابن جوزی کتاب تذکرۃ الخواص میں لکھتے ہیں کہ:

تمام روایات مشہورہ جو یزید کے متعلق موجود ہیں ان میں ہے کہ جب سر حسینؑ اس کے سامنے رکھا گا تو اس نے اہل شام کو جمع کیا اور وہ سر مبارک پر خیزراں کی چھڑی مارتا اور ابن زبعری کے یہ اشعار پڑھتا:

لیت اشیاخی ببدر شھدوا

جزع الخزرج من وقع الاسل

کاش میرے جنگ بدر والے بزرگ جنگ خزرج میں نیزوں کے پڑنے کے وقت حاضر ہوتے۔

قد قتلنا القوم من ساداتھم

وعدلناہ ببدر فاعتدل

ہم نے اس کے سرداروں میں سے ایک سردار کو قتل کیا اور بدر کا بدلہ ہم نے برابر چکا لیا۔

شعبی نے کہا ہے کہ ابن زبعری کے اشعار میں یزید نے درج ذیل ابیات کا اپنی طرف سے اضافہ کیا:

لعبت ھاشم بالملك فلا خبر

جاء ولا وحی نزل

لست من خندف ان لم انتقم

من بنی احمد ما کان فعل

بنی ہاشم نے ملک و سلطنت کے لیے کھیل کھیلا نہ کوئی خبر آئی تھی نہ وحی نازل ہوئی۔ میں خندف میں سے نہیں اگر میں نے اولاد احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے کیے ہوئے کا بدلہ نہ لیا۔

(تذکرۃ الخواص ص۲۸۹:۲۹۰)

Presented by Ziaraat.Com

اور رہا یہ مسئلہ کہ یزید نے کہا کے جیسا ابن زیاد نے کیا میں ویسا نہ کرتا تو سیوطی نے اس کا بھی ذکر کیا ہے۔

ولما قتل الحسين وبنوابيه بعث ابن زياد برؤ سهم الى يزيد فتربقتلتهم اولاثم ندم لما مقته المسلمون على ذلك وابعضة الناس وحق لهم ان بعضوا...

جب امام حسین علیہ السلام اور آپ کے بھائی شہید کردیئے گئے تو ابن زیاد نے شہداء کے سروں کو یزید کے پاس بھجا وہ اول تو اس پر بہت ہی خوش ہوا پھر جب مسلمانوں نے اس وجہ سے اس پر سرزنش شروع کی اور اس سے نفرت کرنے لگے تو اس نے اظہارِ ندامت کیا اور مسلمانوں کو تو اس سے نفرت کرنا ہی چاہیے تھی۔

(تاریخ الخلفاء ص۸۱)

اور رہا یہ سوال کہ یزید نے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے قصر میں تین دن سوگ منانے دیا چونکہ وہ ان حالات سے ناواقف تھا اور اپنا قصر آل محمد کے لیے تین دن فرش عزاء بچھا دیا تو اسکا جواب کتاب ناگفتہ ہای حقائق عاشوراء میں درج ہے کہ:

جب اہلِ شام غفلت کی نیند سے بیزار ہوئے تو شہر کی حالت بدل گئی اور یزید کو خوف ہوا کہ کہیں لوگ اس کے خلاف بگاوت نہ کریں لہذا یزید نے حکم دیا کہ اہل بیت کو زندان سے رہا کیا جائے اور دربار کی عورتوں کو اسرائے آل محمد کے استقبال کرنے کا حکم دیا۔ اور تین دن تک سید الشھداء کے لیے عزاداری کرنے کی اجازت دی گئی۔

(ناگفتہ ہای حقائق عاشوراء ص۱۴۸)

جیسا کہ وکلاء یزید کا کہنا ہے کہ یزید کو پشمانی ہوئی تھی بالکل بھی صحیح نہیں اگر پشمانی ہوئی بھی ہو تب بھی اسکی پشمانی کا فائدہ نہیں چونکہ اسکا گناہ عام گناہ ہرگز نہیں۔ چلیں اگر مان لیا جائے وہ پشیمان ہوا بھی تو ہمارے کچھ سوالات ہیں ان کے جوابات دیئے جائیں۔ اگر واقعی یزید پشیمان تھا۔ اور ابن مرجانہ مجرم تھا تو چاہیئے تھا کہ ابن زیاد کو

Presented by Ziaraat.Com

سزا دے۔سزا تو دور کی بات کم ازکم معزول کردیتا۔اگر یزید بے گناہ تھا توکس کے حکم کے مطابق اہل حرم کے قافلے کو بازارشام پھرایا گیا۔کس وجہ سے قصر کے باہراہل حرم کو کھڑے رکھا گیا۔کیوں سروں کو نیزوں پر اٹھایا گیا۔اورمستورات بنی ھاشم کو دربار بلایا ۔گیانیز خوشی کے شادیانے کیوں بجائے گئے۔ اور اگروہ واقعی ابن زیاد کو مجرم سمجھتا تھا توجب ابن زیادشام آیا تواس نے بجائے سزا دینے کے کہا کہ ابن زیاداسکا صاحب اسرارو امین ہے اس روایت کوہم مروج الزہب سے پیش کررہے ہیں ملاحظہ کی جیئے۔

جب واقعہ کربلا کے بعدابن زیادشام آیاتو یزید نے ابن زیادکواپنے پہلومیں بٹھایااوراپنے خدمت گار سے کہا:

اسقنی شربة قروی مشاشی

ثم مل فاسق ثلها ابن زیاد

صاحب اسراروالامنة عندی

السدید مغنی وجهادی

مجھے شراب کا جام پلاؤاورایک جام ابن زیاد کے لیے بھر دوکیونکہ وہ میرا صاحب اسراراورامین ہےاور جہادوغنیمت کے جمع کرنے میں میرا مددگار ہے۔

(مروج الزہب ج۱ص۳۷۷)

اورتاریخ کامل میں ابن اثیر لکھتے ہیں؛

بعث ابن زیاد برأس مسلم و هانی الی یزید و کتب الیه یزید یشکره۔

(تاریخ کامل ج۶ص۳۲)

یعنی جب ابن زیادنے یزید کے حکم کے مطابق جناب مسلم کو شہید کردیااورآپ کا سرِمبارک یزیدلعین کے پاس بھیجاتو یزیدلعین نے جوابی خط لکھ کراس کام پرابن زیاد کا شکریہ ادا کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

اتنا تو ہم لکھ چکے ہیں کہ یزید ہی نے امام حسینؑ کے قتل کا حکم دیا تھا لیکن دلیل اور واضح کرنے کے لیے ہم یزید کے صاحب اسرار وامین کی زبانی ہی پتا کرتے ہیں مورخ ابن اسیر تاریخ کامل میں لکھتے ہیں۔

واما قتل الحسين فانه اشارني يزيد بقتلة او قتلي فاخترت قتله۔

(تاریخ کامل ابن اثیر ج ص۴۹)

ترجمہ: یزید نے مجھے اشارۃ یہ سنا دیا تھا کہ اگر تو حسینؑ کو قتل نہ کر سکا تو میں تجھے قتل کروادوں گا چنانچہ میں نے اپنی جان بچانے کے لیے حسینؑ کو قتل کرنا پسند کیا۔

معلوم ہوا قتل امام علیہ السلام کی تمام تر زمہ داری اس خبیث ولدالزنا کے سر پر ہے اور جن مخصوص کتب کے میں حوالہ جات لکھ چکا ہوں عام ہرگز نہیں ہیں اور تو اسکے صاحب اسرار نے بھی اقرار کیا ہے کہ اس نے یہ کام کس کے حکم کے مطابق سرانجام دیا ہے۔ اسکے باوجود بھی کوئی یزید کو بے قصور کہے تو اس پر تف ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا منہ دکھائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

باب۔ ۳

یزید اکابرینِ اسلام کی نظر میں

۱۔ بنتِ علیؑ شہزادی ام کلثومؑ کی نظر میں یزید

جب مستورات بنی ھاشم دربار میں بلائیں گئیں تو یزید جناب ام کلثوم سلام اللہ علیہا کی طرف مخاطب ہوا۔

یزید نے کہا ام کلثومؑ تم نے دیکھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟۔۔۔۔۔۔

(یعنی امام حسین علیہ السلام کو قتل کر کی تمہیں اسیر کر دیا)

جناب ام کلثومؑ نے ڈانٹ کر کہا او ابنِ طلقاء (ہمارے آزاد کردہ غلاموں کے بیٹے) تو اپنے افعال بد کو اللہ کی بے عیب زات پر تھوپتا ہے تو نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کرایا ہے اور تو نے ہمیں اسیر کیا ہے تو کل کے لیے حساب کے لیے جواب سوچ رکھ تیرے حرم اور کنیزیں پردے میں ہیں اور جس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پردے کا حکم نازل ہوا اس کی بیٹیوں کو تو نے بے پردہ اسیر کر کے تشہیر کیا ہے اور بازاروں میں پھرایا ہے اور درباروں میں بلایا ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت کی بے حرمتی کی ہے۔

(شھادت عظمی صفحہ ۷۶۳)

۲۔ام المصائب حضرتِ زینبؑ بنت علیؑ کی نظر میں یزید

جناب زینب سلام اللہ علیہا نے اپنے بابا علیؑ کے لہجے میں جگہ جگہ خطبات ارشاد فرمائے اور یزیدیت کو بے نقاب کرتی رہیں۔اور یزید کے ظلمت کے ستونوں کو ہلا کر رکھ دیا۔لہذا ایک مقام پر بی بی نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں سے اقتباس پیش ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اے یزید ہم عنقریب اپنے نانا جان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان مصائب کو بیان کریں گے جو تیرے بے درد ہاتھوں سے ہمیں پہنچے ہیں۔

(صحابیات و عارفات ص ۱۴۲)

۳۔ جناب عبداللہ ابن عباسؑ اور یزید لعین

جب مکہ میں ابن زبیر کی بیعت ہونے لگی تو جناب عبداللہ ابن عباس نے زبیر کے بیٹے کی بیعت نہ کی اس واقعہ کی خبر یزید تک پہنچی۔ تو اس نے جناب عبداللہ ابن عباس کو خط لکھا۔ یزید نے ابن عباس کو اپنی بیعت سے وابستگی اختیار کرنے اور لوگوں سے اپنے لیے بیعت لینے کا کہا تو جناب عبداللہ ابن عباس نے جو جواب دیا جسے ہم تاریخ یعقوبی سے منتخب کر رہے ہیں:

عبداللہ ابن عباس کی جانب سے یزید ابن معاویہ کے نام:

امابعد!

مجھے آپ کا خط ملا جس میں حضرت ابن زبیر کے مجھے اپنی طرف دعوت دینے اور آپ کی بیعت سے انکار کرنے کا ذکر ہے۔ اگر یہ بات ایسی ہی ہے جیسے آپ کو پہنچی ہے تو میں نے تیری تعریف کی اور تیری محبت کی خواہش نہیں کی بلکہ میری نیت کو اللہ جانتا ہے۔ اور تیرا خیال ہے کہ تو میری محبت کو بھولنے کا نہیں میری زندگی کی قسم تیرے ہاتھ میں ہمارا جو حق ہے تو نے اس میں سے ہمیں تھوڑا ہی دیا ہے۔ اور تو نے اسمیں سے بہت سے حق کو ہم سے روک لیا ہے اور تو نے مجھ سے اپیل کی ہے کہ میں لوگوں کو تیرے متعلق ترغیب دوں اور انہیں زبیر کی مدد چھوڑنے کی ترغیب دوں۔ نہیں نہ خوشی سے نہ مسرت سے۔ تو نے حضرت حسین بن علی علیہم السلام کو قتل کیا ہے۔ تیرے منہ میں سنگ ریزے پڑیں اور تیرے لیے پتھر کا چورا ہو اگر تیرے نفس نے تجھے یہ آرزو دلائی ہے تو تو دور کی رائے اور تو کمزور عقل اور ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ تیرا باپ نہ رہے میرے متعلق یہ گمان نہ کر کہ میں تیرے

Presented by Ziaraat.Com

حضرت حسینؑ اور اپنی عبدالمطلب کے قتل کرنے کو بھول گیا ہوں جو تاریکیوں کے چراغ اور پہاڑوں کے ستارے تھے۔ تیرے سپاہیوں نے انہیں خاک میں پچھڑے ہوئے اور مٹی میں لتھڑے ہوئے اور جنگل میں لٹے ہوئے بغیر کفن کے چھوڑ دیا۔ الخ

(تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۴۰۷ تا ۴۰۹)

گزشتہ تمام تر روایات سے معلوم ہوا کہ یزید ہی قاتل امام ہے تمام تر احکام اسی نے جاری کیئے اسی نے آل محمد کو گلی گلی کوچہ کوچہ پھرایا نیز اب ہم علماء اہل سنت کی کتب سے اقتباس پیش کر رہے ہیں جو یزید ابن معاویہ کے خلاف لکھی جا چکی ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

باب۔ ۴

یزید اصحابِ رسولؐ اور خلفا کی نظر میں

ا۔ یزید خود اپنے باپ معاویہ کی نظر میں

معاویہ کو اپنی صفات سے لیس بیٹے کی تمام مکروہ حرکات کا بخوبی علم تھا جس میں اس کی شراب نوشی و دیگر عادات شامل تھیں۔لیکن حسب توقع، معاویہ نے ایک تجربہ کار انسان کی حیثیت سے یزید کو کچھ قیمتی ٹپس دیں جن کے مطابق یزید کو تمام لغویات کا ارتکاب رات کے اندھیرے میں کرنا چاہیے تھا نہ کہ دن کی روشنی میں۔ابن کثیر نقل کرتے ہیں:

یزید نوعمری میں شرابی اور نوعمروں والی حرکات کرتا تھا۔حضرت معاویہ نے اس بات کو محسوس کر کے نرمی کے ساتھ اسے نصیحت کرنی چاہی تو آپ نے فرمایا، اے میرے بیٹے تو ذلت و رسوائی کے بغیر جو تیری جوانمردی اور قدر کو تباہ کر دیگی اور تیرا دشمن تیری مصیبت پر خوش ہوگا اور یہ تیرا دوست تیرے ساتھ برا سلوک کرے گا۔اپنی حاجت تک پہنچنے کی کس قدر قدرت رکھتا ہے۔پھر فرمایا، اے میرے بیٹے، میں تجھے کچھ اشعار سناتا ہوں، ان سے ادب سیکھ اور انہیں یاد کر لے، پس آپ نے اسے اشعار سنائے:

بلندیوں کی جستجو میں دن بھر کھڑا رہ اور قیبی حبیب کی جائی پر صبر کر حتیٰ کہ رات کا اندھیرا چھا جائے اور رقیب کی آنکھ نہ لگے، پس جس کام کو تو خواہش مند ہو، رات بھر اسی کام میں لگا رہ، رات دانشمند کا دن ہوتی ہے، کتنے ہی فاسق ہیں جن کو تو درویش خیال کرتا ہے وہ رات کو عجیب کام کرتے گزارتے ہیں، رات نے اس پر پردے ڈال دیئے ہیں اور اس نے امن و عیش سے رات گزاری ہے۔

(البدایہ والنہایہ، ج2 ص1156، نفیس اکیڈمی کراچی)

Presented by Ziaraat.Com

۲۔حضرت عمر بن عبدالعزیز کی نظر میں

قال يحيى بن عبد الملك بن أبي غنية أحد الثقات حدثنا نوفل بن أبي عقرب ثقة قال كنت عند عمر بن عبد العزيز فذكر رجل يزيد بن معاوية فقال أمير المؤمنين يزيد فقال عمر تقول أمير المؤمنين يزيد وأمر به فضرب عشرين سوطا

نوفل بن ابی عقرب کہتے ہیں کے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھا، ایک آدمی نے یزید کا ذکر کیا اور کہا امیر المومنین یزید..تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے؟ اور حکم دیا کہ اسکو ۱۰۰ کوڑے لگائے جائیں

(تھذیب التہذیب، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، جلد ۱۱، صفحہ ۳۶۰ وقال رجالہ ثقہ)

۳۔ابن عباس کا نظریہ

عمزاد مصطفٰے مفسرِ قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یزید کو ایک خط لکھا جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

و كتابك الى ابن مرجانه تأمره بقتل الحسين وانى لارجوا من الله ان يأخذك عاجلا حيث قتلت عترة نبيه محمد صلى الله عليه وسلم ورضيت بذلك۔

(تذکرۃ الخواص الامہ ص ۲۷۶)

اے یزید تو نے ابن زیاد کو جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم لکھ کر بھیجا تھا۔ اور مجھے امید ہے کہ اہل بیت اطہارؑ کے قتل اور ان پر راضی ہونے کی وجہ سے اللہ تعالی ضرور بالضرور تجھ پر جلد گرفت فرمائے گا۔ یہاں آپ بالکل صاف صاف یہ بیان فرما رہے ہیں کہ جناب امام عالی مقام کے قتل کا حکم یزید عنید نے ہی دیا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

۴۔عبداللہ ابن زبیر کا نظریہ

عبداللہ ابن زبیر نے شہادت امام حسینؑ کی خبر سنی تو آپ نے ایک طویل خطبہ دیا اس کا ایک فقرہ ملاملاحظہ فرمائیں۔

فرحم الله حسينا واخزى قاتله لعن من امر بذالك ورضى به
(تذکرۃ الخواص ص ۲۶۸)

اللہ تعالی جناب امام حسین رضی اللہ عنہ پر رحمت نازل فرمائے اور قاتلوں کو اللہ تعالی ذلیل وخوار کرے اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے آپ کو قتل کا حکم دیا اور آپ کے قتل پر راضی ہوا۔ یہاں من امر بہ سے مراد یزید ہے جیسا کہ خطبہ کے اگلے فقرات سے ظاہر ہے۔آپ یزید پر لعنت کرتے ہوئے صاف صاف بیان فرمارہے ہیں کہ جناب امام عالی مقام کو یزید بے دید کے حکم سے شہید کیا گیا تھا۔اور آپ کی شہادت پر وہ خوش بھی ہوا تھا۔
(کردارِ یزید ملعون ص ۲۱۹/۲۲۰)

Presented by Ziaraat.Com

باب۔ ۵

تاریخی دستاویزات

اسلام ایسی سرزمین پر طلوع ہوا جس کے باشندے جاہل اور نادان تھے۔ خدائے واحد کے بجائے اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے خداؤں (لات، ہبل اور عزیٰ) کی پوجا کرتے تھے۔ جنگ وجدال، ڈاکہ زنی، خونریزی اور کبر ونخوت ان کا پیشہ تھا۔ جو ایک دوسرے کی جان ومال اور ناموس کی حرمت کا لحاظ نہیں رکھتے تھے۔ شریعت محمدی نے ان کو حیوانی زندگی اور جاہلی ثقافت سے نکال کر انسانی اور اسلامی کمالات سے آشنا کیا اور ان کی زندگی کے رخ کو یکسر بدل دیا۔

اسلام نے اس قوم کی جہل ونادانی کو علم ودانش میں بدل دیا اور اسے ظلم وتاریکی سے نکال کر رشد وہدایت کے سرچشمے سے سرشار کردیا۔ ان کی کبر ونخوت کو رحمت وعطوفت اور تواضع میں بدل دیا۔ پیغمبر اسلامؐ نے 23 سال کے مختصر عرصے میں حجاز اور اس کے اطراف کے ظلمت کدہ معاشرے کو ایک نورانی معاشرہ میں تبدیل کردیا۔ اس عرصے میں مشرکین مکہ نے یزید کے دادا ابوسفیان کی سرکردگی میں اسلام اور مسلمین کی نابودی کی راہ میں سرتوڑ کوششیں کیں۔ لیکن کبھی کامیاب نہ ہوسکے۔ بعثت کے تیرہویں سال رسول خداؐ نے مشرکین قریش کے شر سے بچنے کی خاطر مسلمانوں کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی ہدایت کی اور آپ نے بھی حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سلا کر رات کی تاریکی میں مکہ چھوڑ دیا اور مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور پہلی بار یثرب میں اسلامی حکومت تشکیل دی۔ مشرکین نے ابوسفیان کی سربراہی میں اسلام اور مسلمانوں پر متعدد جنگیں مسلط کردیں لیکن ہر بار شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ مشرکین جنگ بدر کی شکست کا انتقام لینے کے لیے اُحد کے

Presented by Ziaraat.Com

میدان میں مسلمانوں کے مقابلے میں ایک بار پھر جمع ہو گئے اس بار بعض مسلمانوں کی خیانت کی وجہ سے جیتی ہوئی جنگ شکست میں بدل گئی اور اسی جنگ میں رسول خداؐ کے چچا حضرت حمزہ شہید ہوئے اور یزید کی نانی ہندہ نے حضرت حمزہ کے جگر کو نکال کر چبا دیا اس طرح رسول خداؐ اور مسلمانوں سے انتقام لینے کی کوشش کی۔ ابوسفیان نے آٹھ ہجری میں ناچاری کی بنا پر ظاہراً اسلام قبول کیا اور "انتم الطلقا" کی سند لیکر پیغمبر اسلامؐ کی وسیع رحمت کے زیر سایہ، آزاد شدہ غلاموں کے زمرے میں آ گیا۔ اس بات کو سب جانتے ہیں کہ ابو سفیان نے قلبی میل اور پختہ عقیدے سے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد ناچار اسلام کا لبادہ اُوڑھ کر ظاہر میں مسلمان تو بن گیا لیکن باطن میں اسلام کے خلاف اپنا مشن جاری رکھا۔

رسول خداؐ نے رحلت کے فوراً بعد اس نے اسلام کے ریشے پر تیشہ مارنے کی ایک بار پھر کوشش کی لیکن اس بار امیر المؤمنینؑ کی بصیرت کی وجہ سے اسے ہزیمت اٹھانی پڑی۔ جب اس طرف سے وہ ناکام ہوا تو اسلام پر ضربہ لگانے کے لئے نئی راہ کی تلاش میں رہا جب عثمان کا دور آیا تو ایک خصوصی جلسہ میں بنی امیہ سے خطاب کر کے کہا: "اب یہ حکومت تمہارے ہاتھ آئی ہے اسے گیند کی طرح ایک دوسرے کو پاس دیتے رہو!" ابوسفیان نے حضرت حمزہ کی قبر پر لات مارتے ہوئے کہا: "جس حکومت کے لئے تم نے ہمارے ساتھ جنگ کی تھی اب وہ ہمارے بچوں کے ہاتھوں کا کھیل بنی ہوئی ہے!"۔

چالیس سال تک خلافت پیغمبرؐ سلطنت اور بادشاہت کی صورت میں معاویہ کے ہاتھوں رہی اور اس نے اہل بیت رسولؐ کی دشمنی میں ایسی بدعتیں اسلام میں ایجاد کیں جن کے نتیجے میں بے روح رکوع وسجود، توسیع پسند اور زراندوزی کے جذبات سے مغلوب فتوحات، عمل سے کوسوں دور قرائت نیز بغض اہل بیت: اور حاکم وقت کی بے رام غلامی میں بدل گیا یوں اسلام کا نورانی چہرہ بالکل بدل گیا اور اسی فکری و عملی ماحول میں بچے جوان اور جوان، بوڑھے ہو گئے۔

Presented by Ziaraat.Com

معاویہ نے خلافت کو سلطنت میں بدل دیا اور سلطنت کو موروثی بنا کر اپنے بیٹے یزید کو جانشین بنایا، لوگوں نے یزید کی بیعت کی جب ان حالات اور شرائط کو امام حسینؑ نے مشاہدہ کیا تو آپ سے رہا نہ گیا اب فرزند رسولؐ دیکھ رہے تھے کہ نانا کا لایا ہوا اسلام نابود ہو رہا ہے ایک شرابی اور کبابی نانا کی مسند پر تکیہ لگا بیٹھا ہے یہاں تک کہ امام سے بھی بیعت کا مطالبہ کیا جا رہا ہے لہذا آپ نے بیعت سے انکار کر دیا۔ امام حسینؑ نے فرمایا:

"علی الاسلام السّلام إذ بُلیت الامة براع مثل یزید"

(شیخ جواد محدثی موسوعة عاشوراء، ج1، ص359)

کا نعرہ بلند کر کے ایسے حالات میں اپنا راستہ معین کیا۔ اسلام کے تحفظ اور اسلامی معاشرے کی نجات کی خاطر آپ نے قیام فرمایا۔ لیکن یزید نے نہ صرف خلافت سے ہاتھ نہیں اٹھایا بلکہ تاریخ بشریت میں ایسی جنایت کا مرتکب ہوا جس کی اب تک کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔ افسوس اور تعجب کی بات یہ ہے کہ بنی امیہ اور یزیدی ذہنیت رکھنے والے مسلمان نما بعض لوگ یزید کی اس جنایت پر پردہ ڈالنے اور یزید کو امام حسینؑ کے قتل سے بری الذمہ قرار دیتے ہوئے اسے جنتی ہونے کا نہ صرف عقیدہ رکھتے ہیں بلکہ اس سے دفاع بھی کرتے ہیں! بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام حسینؑ کو ابن زیاد، عمر سعد اور شمر نے شہید کیا ہے۔ جبکہ یزید، امام حسینؑ کی شہادت پر نہ صرف راضی نہیں تھا بلکہ اس نے امام حسینؑ کو شہید کرنے کی وجہ سے ابن زیاد پر لعنت کی ہے۔

ہم اس مقالے میں تاریخی شواہد کی روشنی میں امام حسینؑ کے اصلی قاتل کو پہچنوانے کی کوشش کریں گے۔

یزید بن معاویہ کی پیدائش

اہل سنت کے مایہ ناز دانشمند جلال الدین سیوطی کے مطابق یزید بن معاویہ ۲۵ھ تا ۲۶ھ میں پیدا ہوا۔ اس کی ماں میسون بنت بجدل کلبی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

(تاریخ الخلفاء، ج1، ص84)

یزید کی ماں شہر میں رہنا پسند نہیں کرتی تھی لہذا معاویہ نے یزید کے ساتھ اسے ایک دیہات میں بھیج دیا اس طرح یزید کی تربیت دیہاتی ماحول میں ہوئی، شعر وشاعری، شکار، گھڑسواری اور جانوروں خصوصا بندروں اور کتّوں کے ساتھ اس کو خاص لگاؤ تھا۔

یزید بچپنے میں ہی عیش وعشرت کے ماحول میں پلا بڑھا۔ اسلامی تربیت کے بجائے باطل چیزوں اور لہو ولعب کی زندگی کا عادی ہوا۔ دینی امور سے ناآشنائی کے ساتھ مملکتی امور سے بھی اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ ایسے میں یزید کا ولایت عہدی کے لیے انتخاب کرنا اسلام کے ساتھ بہت بڑی خیانت تھی جسکا خمیازہ عالم اسلام قیامت تک بھگتا رہے گا۔ جیسا کہ حسن بصری کا کہنا ہے: "تاریخ میں دو ایسے مشورے واقع ہوئے ہیں جن کا اثر قیامت تک باقی رہا ہے اور ختم نہ ہوسکے گا۔ ان میں سے ایک عمرو بن عاص کا قرآن نیزوں پر نکالنے کا مشورہ تھا جس کے نتیجے میں خوارج پیدا ہوئے۔ دوسرا یہ مغیرۃ بن شعبہ کا مشورہ جس میں معاویہ کو یزید کے خلیفہ بنانے کی کی تجویز دی گئی۔

(تاریخ الخلفاء، ج1، ص84)

امام حسینؑ کے مکہ جانے سے پہلے قتل کے حکم کا صادر ہونا

جن کتابوں میں یہ مطلب بیان کیا گیا ہے ان میں منجملہ ابن عثم کوفی کی کتاب الفتوح ہے وہ نقل کرتے ہیں کہ یزید نے والی مدینہ کو خط لکھ کر امام حسین علیہ السلام کو شھید کرنے کا حکم دیا تھا:

ولیکن مع جوابك إليّ رأس الحسين بن عليّ، فإن فعلت ذلك فقد جعلت لك أعنّة الخيل، ولك عندي الجائزةّ والحظّ الأوفرّ والنعمة واحدة والسلام.

اس خط کے جواب کے ساتھ، حسین [علیہ السلام] کا سر بھی ہونا چاہیے اگر تم نے ایسا

Presented by Ziaraat.Com

کر دیا تو ہماری طرف سے بڑے انعام کے حقدار بنو گے۔

والسلام

(الفتوح، ج3، جزء5، ص18)

یزید کا والی کوفہ کو امام حسینؑ کے قتل کا حکم صادر کرنا

اہل سنت کے ایک دوسرے عالم، ابن اثیر جزری اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ عبید اللہ ابن زیاد نے اتنا بڑا ظلم (قتل امام حسین علیہ السلام) کیوں کیا، اسی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

أما قتلي الحسين فإنه أشار علي يزيد بقتله أو قتلي فاخترت قتله

مجھ کو یزید نے میرے قتل ہونے اور حسین کے قتل کرنے کے درمیان اختیار دیا تھا (یا مجھ عبید اللہ بن زیاد کا قتل ہو گا یا حسین کا) اور میں نے ان دونوں میں سے حسین کے قتل کا انتخاب کیا۔

(أبو الحسن علي بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم الشيباني الوفاة: 630ھ، الكامل في التاريخ ج3، ص474، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت - 1415ھ، الطبعة: ط2، تحقيق: عبد الله القاضي)

نیز اہل سنت کے ایک دوسرے عالم، قرمانی کا کہنا ہے کہ یزید نے عبید اللہ ابن زیاد کو حکم دیا تھا کہ امام حسین (ع) کو شہید کر دے:

و بلغ الخبر الى يزيد فولى العراق عبيد الله بن زياد و امره بقتال الحسين.

یزید نے والی عراق عبید اللہ ابن زیاد کو حکم دیا تھا کہ حسین ابن علی [علیہما السلام] کو قتل کر دے۔

(القرمانی، احمد بن یوسف، المتوفی: 1019، اخبار الدول و آثار الأول فی التاریخ، ج1،

Presented by Ziaraat.Com

ص320، تحقیق: احمد حطیط فہمی سعد، ناشر: عالم الکتب)

ابن اعثم کوفی نے بھی اس واقعے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

فكتب عبيد الله بن زياد إلى الحسين: أما بعد يا حسين! فقد بلغني نزولك بكربلاء، وقد كتب إلى أمير المؤمنين يزيد بن معاوية أن لا أتوسد الوثير ولا أشبع من الخبز، أو ألحقك باللطيف الخبير أو ترجع إلى حكمي وحكم يزيد بن معاوية - والسلام.

عبید اللہ ابن زیاد نے امام حسین علیہ السلام کو خط میں لکھا: اما بعد، اے حسین! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ کربلا میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یزید ابن معاویہ نے مجھے لکھا ہے کہ میں آرام سے نہ بیٹھوں اور سیر ہو کے کھانا نہ کھاؤں [اس بات سے کنایہ ہے کہ آپ کے بارے میں جلد از جلد فیصلہ کروں] یہاں تک کہ آپ کو خدا سے ملحق کر دوں یا پھر میرے اور یزید کے حکم کو تسلیم کر لیں۔ والسلام

(الفتوح - أحمد بن أعثم الكوفي - ج5 ص84-85)

(مطالب السؤول في مناقب آل الرسول (ع) - محمد بن طلحة الشافعي - ص400)

(مقتل الحسين، خوارزمی، ج1، ص340، محقق: محمد السماوی، ناشر: انوار الہدی، قم، چاپ اول، 1418ھ)

جیسا کہ ہم نے ابتدا میں کہا تھا کہ ابن اعثم نے نقل کیا تھا کہ یزید نے والی مدینہ کو حکم دیا تھا کہ امام حسین علیہ السلام کو قتل کر دے۔ یہاں پر ابن اعثم نے نقل کیا ہے کہ والی کوفہ عبید اللہ ابن زیاد کو بھی یہی حکم دیا تھا۔ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ یزید نے ایک بار نہیں بلکہ دو بار امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم صادر کیا تھا۔

وقت، جگہ اور افراد کو معین کیے بغیر امام حسینؑ کے قتل کے حکم کے صادر ہونا

Presented by Ziaraat.Com

دوسری تاریخی کتابوں میں صرف یہ بات بیان ہوئی ہے کہ یزید ملعون نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا تھا، لیکن یہ مسئلہ کہ قتل کا حکم کہاں اور کس شخص کو یا کس مقام پر دیا گیا، اس کے بارے میں کچھ ذکر نہیں ہوا۔

اہل سنت کے ایک بزرگ عالم شمس الدین ذہبی نے یزید سے عوام کی دوری اور نفرت کے بارے میں لکھا ہے کہ:

قلت: ولما فعل يزيد بأهل المدينة ما فعل، وقتل الحسين وإخوته وآله، وشرب يزيد الخمر، وارتكب أشياء منكرة، بغضه الناس ،وخرج عليه غير واحد، ولم يبارك الله في عمره

جب یزید نے اہل مدینہ کے ساتھ جو کرنا تھا وہ [واقعہ حرہ] کر دیا، اور [امام] حسین [علیہ السلام]، ان کے بھائیوں اور اعزاء واقرباء کو شہید کیا، شراب خواری اور ہر قسم کے حرام اور خلاف [شرع] اعمال انجام دیئے تو عوام یزید سے متنفر ہو گئی اور بہت سے لوگوں نے یزید کے خلاف خروج (قیام) کیا اور اللہ نے اس کی عمر کو مبارک قرار نہیں دیا۔

(شمس الدین محمد بن أحمد بن عثمان الذہبی الوفاۃ: 748ھ، تاریخ ال إسلام ج5، ص30، ناشر: دار الکتاب العربی - لبنان/ بیروت - 1407ھ - 1987م، الطبعۃ: الأولی، تحقیق: د. عمر عبد السلام تدمری)

نیز ابن جوزی نے بھی اسی بات کا اعتراف کیا ہے۔ اس فرق کے ساتھ کہ اس نے اپنے بیان میں یزید پر لعنت بھی کی ہے۔ چنانچہ سبط ابن جوزی [ابن جوزی کا نواسہ] نے اپنے اساتذہ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

و حكى لي بعض اشياخنا عن ذلك اليوم: ان جماعة سألوا جدي عن يزيد فقال ما تقولون في رجل ولّي ثلاث سنين في السنة الأولى قتل الحسين في الثانية أخاف المدينة و اباحها و في الثالثة رمى الكعبة بالمجانيق و هدمها، فقالوا انلعن فقال فالعنوه.

Presented by Ziaraat.Com

میرے بعض اساتذہ نے اس روز کا قصہ میرے لیے بیان کیا تھا کہ میرے نانا[ابن جوزی] سے یزید کے متعلق کچھ لوگوں نے پوچھا،تو میرے نانا نے جواب دیا: آپ لوگوں کی رائے اس شخص کے بارے میں کیا ہے کہ جس نے تین سال حکومت کی، پہلے سال حسین [علیہ السلام] کو شہید کیا، دوسرے سال مدینہ پر حملہ کیا اور تین دن تک مدینہ کے مسلمانوں کی جان، مال، اور ناموس کو اپنے فوجیوں کے لیے ہر کام کے لیے جائز کر دیا، اور تیسرے سال منجنیق کے ذریعے خانہ کعبہ کو تاراج کر دیا۔؟! حاضرین نے کہا ہم ایسے شخص پر لعنت بھیجتے ہیں،تو میرے نانا[سبط جوزی] نے بھی کہا اس پر لعنت بھیجو۔

(سبط بن الجوزی الحنفی، یوسف بن قزغلی، تذکرۃ الخواص الأمۃ فی خصائص ائمۃ علیہم السلام، ص 291-292، ناشر: مکتبۃ نینوی الحدیثۃ، تہران)

ہاں یزید کا چار سال کا دور ظلم و ستم اور جرم و جنایت سے اتنا بھرا ہوا ہے کہ مشہور مؤرخ یعقوبی نے سعید ابن مسیب سے نقل کرتے ہوئے یزید کی حکومت کے دور کو منحوس دور قرار دیا ہے:

وكان سعيد بن المسيب يسمي سني يزيد بن معاوية بالشؤم في السنة الأولى قتل الحسين بن علي وأهل بيت رسول الله والثانية استبيح حرم رسول الله وانتهكت حرمة المدينة والثالثة سفكت الدماء في حرم الله وحرقت الكعبة.

سعید ابن مسیب، یزید کے دور حکومت کو منحوس دور کے نام سے یاد کرتا تھا کہ جس کے پہلے سال میں اس نے امام حسین علیہ السلام اور اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کیا، دوسرے سال حرم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مدینہ کی بے حرمتی کی، اور تیسرے سال حرم الٰہی [مسجد الحرام] میں بے گناہوں کا خون بہایا اور خانہ کعبہ کو آگ لگا کر جلا دیا۔

(أحمد بن أبي يعقوب بن جعفر بن وہب بن واضح الیعقوبی الوفاۃ: 292، تاریخ الیعقوبی

Presented by Ziaraat.Com

ج2،ص253،ناشر: دار صادر بیروت)

عالم اہل سنت سیوطی نے لکھا ہے کہ:

یزید نے والی عراق عبید اللہ ابن زیاد کو حسینؑ ابن علیؑ کے قتل کا حکم صادر کیا تھا۔

(تاریخ الخلفاء ص193)

اہل سنت کے مشہور دانشمند جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ:

فکتب یزید إلی والیه بالعراق عبید الله بن زیاد بقتله فوجه إلیه جیشاً أربعة آلاف علیهم عمر بن سعد بن أبي وقاص۔

یزید نے کوفہ کے والی ابن زیاد کو حکم دیا کہ حسین بن علی کو قتل کر دو، اس نے عمر ابن سعد کے ساتھ چار ہزار کا لشکر امام حسین کو قتل کرنے کے لیے روانہ کیا۔

(تاریخ الخلفاء۔، ج1، ص84)

سبط ابن جوزی کہتا ہے کہ: جب ابن زیاد یزید کے پاس آیا یزید نے اس کا استقبال کیا، اسکی پیشانی چومی اور اسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور ساقی کو دستور دیا کہ ہمیں سیراب کرو۔ اسے اور عمر ابن سعد کو دس لاکھ انعام کے طور پر عطا کیے۔

(تذکرۃ الخواص ص290)

یزید کا امام حسینؑ کے قتل پر فخر ومباہات

ابن اثیر لکھتا ہے کہ: واقعہ کربلا کے بعد جب یزید نے عمومی ملاقات کی اجازت دی اور لوگ مجلس میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ امام حسین (ع) کا سر اقدس اس کے سامنے رکھا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی ہے کہ جس کے ساتھ وہ امام (ع) کے گلے کی بے حرمتی کر رہا ہے اور کچھ اشعار کو گنگنا رہا تھا کہ جو امام (ع) کے قتل پر فخر ومباہات پر دلالت کر رہے تھے۔

(کامل ابن اثیر، ج3 ص298)

Presented by Ziaraat.Com

اسی مطلب کو سیوطی، سبط ابن جوزی نے بھی نقل کیا ہے۔ سبط جوزی کہتا ہے کہ: یزید امام حسین (ع) کے سر کی توہین کرتے ہوئے ابن زبعری کے اشعار کو گنگنا رہا تھا جن کا مضمون کچھ یوں تھا کہ:

ہم نے بنی ہاشم کے بزرگان کو بدر کے مقتولین کے بدلے کے طور پر قتل کیا ہے۔

(تذکرۃ الخواص،ص235)

ابن زیاد کو کوفہ کا والی بنانے میں یزید کا مقصد

جب امام حسین (ع) یزید کی بیعت سے انکار کر کے مکہ تشریف لے گئے اور وہاں سے اہل کوفہ کی دعوت قبول کر کے کوفے کا ارادہ کیا اور کوفہ کے حاکم نعمان بن بشیر وہاں کے حالات کو حالت سنبھال نہ سکا، تو یزید نے ابن زیاد کو بصرہ کے علاوہ کوفہ کی حاکمیت بھی دیدی۔ اس مطلب کو اہل سنت کے مایہ ناز مؤرخ جناب طبری اس طرح بیان کرتے ہیں کہ:

جب کوفہ کے بارہ ہزار افراد نے مسلم ابن عقیل کی بیعت کی تو یزید کے ایک حامی نے کوفہ کی حالت اور نعمان کی ناتوانی کی اطلاع یزید کو خط کے ذریعے سے دیدی۔ اس نے اپنے مسیحی مشاور سرجون غلام سے مشورہ کیا تو اس نے کہا کہ اس وقت اگر معاویہ زندہ ہو جائے اور وہ تجھے کوئی حکم دیدے تو کیا تم اس کے حکم کو مان لو گے؟ جب اس نے اثبات میں جواب دیا تو سرجون نے معاویہ کا خط نکال کر یزید کو دیا جس میں کوفہ پر ابن زیاد کی ولایت کا حکم لکھا ہوا تھا، اور سرجون سے کہا ہوا تھا کہ مناسب وقت پر اس حکم نامے کو یزید کے حوالہ کر دو۔ سرجون نے یزید سے کہا: اس وقت کوفہ، ابن زیاد کے علاوہ کوئی اور نہیں سنبھال سکتا، تو یزید نے ابن زیاد کو بصرہ کے علاوہ کوفہ کا گورنر بھی مقرر کر دیا اور اسے لکھا کہ مسلم ابن عقیل کو قتل کر دو۔

(تاریخ الطبری۔، ج4،ص258)

Presented by Ziaraat.Com

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ یزید نے ابن زیاد کو کوفہ کا گورنر صرف امام حسین (ع) کا مقابلہ کرنے کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ ابن زیاد کو کوفہ کا حاکم بنا رہا تھا، تو اسے کس حیثیت کے ساتھ وہاں بھیجا تھا، تین قسم کے احتمالات یہاں متصور ہیں:

یزید کا ابن زیاد کو کوفہ کا حاکم بناتے وقت اسے کیا کیا احکامات دیئے تھے؟ تین قسم کے احتمالات دیئے جاسکتے ہیں:

الف: یزید نے ابن زیاد کو تمام امور کے بارے میں پورا پورا اختیار دے دیا تھا، ان میں سے ایک امام حسین (ع) کا قتل بھی تھا۔

ب: اسے کہا گیا تھا کہ تمام مسائل میں یزید سے مشورہ کرلے، چاہے وہ مسئلہ بڑا ہو یا چھوٹا، اس کی اجازت کے بغیر کوئی کام انجام نہ دیا جائے، انہی مسائل میں سے ایک واقعہ عاشورا ہے۔

ج: یزید نے اس سے کہا تھا کہ بڑے مسائل کا فیصلہ اس کی اجازت اور مشورت کے بغیر انجام نہ دیا جائے۔

ان تینوں میں سے کسی بھی ایک احتمال کو قبول کرلینے کی صورت میں یزید اپنے آپ کو امام حسین کے قتل سے بری قرار نہیں دے سکتا۔

(الادلۃ علی تورط یزید بدم الحسین، ج1،ص3-5)

اگر ہم پہلے احتمال کو قبول کرلیں (اگرچہ یہ بعید ہے) اور کہیں کہ یزید نے تمام اختیارات ابن زیاد کے حوالے کردیئے تھے اور انہی اختیارات میں سے ایک فرزند رسول کا قتل تھا۔ اس بناء پر اگر یزید ابن زیاد کے اس کام سے بے خبر تھا، تو بعد میں جب باخبر ہوگیا تھا، تو اس وقت ابن زیاد کو سزا کیوں نہیں دی اور کم از کم اسے اپنے منصب سے کیوں نہیں ہٹایا؟

تاریخ طبری اور کامل التاریخ کی روایت میں قتل کی بجائے، یہ الفاظ ذکر ہوئے ہیں:

بالبیعة أخذا شدیدا لیست فیه رخصة حتی یبایعوا۔

Presented by Ziaraat.Com

(الکامل فی التاریخ۔، ج2،ص151)

اس عبارت سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ یا بیعت کرو یا قتل کرو، کوئی تیسری راہ محتمل نہیں ہے۔

امام حسینؑ کو یزید کی سازش کی خبر ہونا

تاریخ طبری اور الکامل کی نقل کے مطابق امام حسین (ع) جب مکہ چھوڑ رہے تھے تو لوگوں کو اس کی علت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

واللہ لانّ اقتل خارجاً منھا بشبر أحب الیّ من ان اقتل داخلا منھا بشبر وأیم اللہ لو کنت فی جحر ھامّة من ھذہ الھوام لاستخرجونی حتی یقضوا فیّ حاجتھم،

خدا کی قسم مکہ سے باہر قتل ہونا، اگرچہ ایک بالشت کے فاصلہ پر ہو، میرے لیے مکہ میں قتل ہونے سے بہتر ہے۔ خدا کی قسم اگر میں حشرات کے بلوں میں بھی چھپ کے رہوں، تب بھی وہ لوگ مجھے نکال کر قتل کر دیں گے۔

(الکامل فی التاریخ، ج2،ص161، تاریخ الطبری، ج4،ص289)

امام حسین (ع) کو یزیدیوں کے ہدف کا علم تھا، لہذا آپ نے مکہ سے خارج نہ ہونے کی صورت میں یقینی طور پر اپنے قتل اور کعبہ و مکہ کی حرمت پائمال ہونے سے لوگوں کو آگاہ کیا۔

اہل سنت کے معروف عالم و دانشور اخطب خوارزم لکھتے ہیں کہ:

جب حرّ نے امام حسین کے کربلا پہنچنے کی خبر ابن زیاد کو دی تو اس نے امام کو خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کربلا وارد ہوئے ہیں، لیکن مجھے یزید نے حکم دیا ہے کہ آپ کو کسی قسم کی رعایت نہ دوں مگر یہ کہ یا آپ یزید کی بیعت کریں یا آپ کو قتل کیا جائے۔

(الادلہ علی تورط یزید بدم الحسین، ج1،ص32، بنقل از کتاب، مقتل الحسین للخوارزمی ج1

ص،340)

یزید کے نام ابن عباس کا خط

جب امام حسین (ع) مکہ سے نکلے تو ابن زبیر نے خلافت کا اعلان کر دیا، لیکن عبد اللہ ابن عباس نے ابن زبیر کی بیعت نہیں کی۔ یزید نے ابن عباس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ایک خط لکھا اور کہا کہ تم نے ابن زبیر کی بیعت نہ کر کے صلہ ارحام کا لحاظ رکھا ہے۔ میں اس نیکی کو فراموش نہیں کروں گا اور تیری محبت کا جبران کروں گا اور تجھ سے ایک تقاضا ہے کہ دوسرے لوگوں کو بھی ابن زبیر کی بیعت کرنے سے روکو، کیونکہ لوگوں کے نزدیک تم ایک قابل اعتماد شخص ہو۔ ان کلمات پر مشتمل خط کے جواب میں ابن عباس نے یزید کو جواب میں لکھا:

اے یزید، ابن زبیر کی بیعت نہ کرنا تیری محبت کی وجہ سے نہیں ہے، خدا میری نیت سے آگاہ ہے تمہیں میرے ساتھ نیکی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ میں تم سے کوئی نیکی نہیں دیکھوں گا، میں کس طرح تیری حمایت کروں جبکہ تم نے حسین اور آل ابو طالب کے جوانوں کو قتل کر دیا ہے، تو میرے بارے میں یہ نہ سوچنا کہ حسین اور خاندان عبد المطلب کے جوانوں کو بھول جاؤں گا:

...وانت قتلت حسيناً ... لا تحسبني لا أباً لك نسيتُ قتلك حسيناً وفتيان بني عبد المطلب۔

(تاریخ الیعقوبی، ج1،ص208)

ابن عباس نے یزید کو قاتل امام حسین (ع) کے عنوان سے پہچنوایا ہے اور ابن عباس کی عظمت اور ان کا مقام سب پر عیاں ہے کہ وہ کوئی معمولی شخصیت نہیں ہیں کہ بلا وجہ کسی پر تہمت لگا دے بلکہ ان کے تقویٰ اور عدالت پر امت مسلمہ کا اجماع قائم وموجود ہے۔

یزید کے کفر آمیز اشعار

Presented by Ziaraat.Com

اہل سنت کی تاریخ نقل کرتی ہے کہ یزید نے اہل بیت (ع) کو دربار میں اسیروں کی حالت میں حاضر کر کے کفر آمیز اشعار کہ کر واقعہ کربلا کو اپنے لیے افتخار شمار کیا ہے:

لیت أشیاخی ببدر شهدوا * جزع الخزرج من وقع الاسل
قد قتلنا الكثير من أشياخهم * وعدلناه ببدر فاعتدل
لست من خندف إن لم أنتقم * من بنی أحمد ما كان فعل
لعبت هاشم بالملك فلا * خبر جاء ولا وحی نزل

اے کاش ہمارے وہ آباء واجداد جو بدر میں مارے گئے، وہ زندہ ہوتے تو وہ دیکھ لیتے کہ آل احمد سے ہم نے کیسے انتقام لیا۔ ہم نے ان کے بزرگوں کو قتل کر کے بدر کا بدلہ چکا دیا ہے۔ اگر آل احمد سے بدلہ نہ لیا، تو میں بنی خندف سے نہیں ہوں، بنی ہاشم نے حکومت کے ساتھ کھیل کھیلا ہے ان پر نہ کوئی وحی نازل ہوئی ہے اور نہ کوئی فرشتہ اتر آیا ہے!

(ابن جوزی، المنتظم، ج 2، ص 199، ابوالفرج اصبہانی، مقاتل الطالبیین، ج 1، ص 34، ابن المطہر، البدء والتاریخ، ج 1، ص 331، الدولۃ الأ مویۃ للصلابی، ج 2، ص 256، البدایۃ والنہایۃ، ج 8، ص 192، تاریخ الطبری، ج 8، ص 187، تاریخ الطبری۔، ج 8، ص 188)

یزید کا ابن زیاد کو اپنے عہدے پر برقرار رکھنا

اگر یزید کی مرضی و حکم کے بغیر ابن زیاد نے امام حسین (ع) کو قتل کیا تھا، تو کیا یزید نے اس کے خلاف کوئی قدم اُٹھایا ہے؟ کیا اسے قتل امام حسین کے جرم میں سزا دی گئی؟ کم از کم خلیفہ کی نافرمانی کرنے کی بناء پر اسے عہدہ سے ہٹا دیا گیا؟ تاریخ نہ فقط اس کی تائید نہیں کرتی، بلکہ اس کے برخلاف گواہی دیتی ہے!

کچھ ایسے قرائن و شواہد بیان کیے جائیں گے کہ جن سے واضح ہو گا کہ یزید نہ صرف ابن زیاد کے کام سے ناراض نہیں تھا، بلکہ ابن زیاد کو اس کی مکمل حمایت حاصل تھی۔ اسی بناء

Presented by Ziaraat.Com

پر معرکہ کربلا یزید لعین کے حکم پر وجود میں آیا تھا:

الف: ابن زیاد کو خود یزید نے کوفہ میں حضرت مسلم کے زیر قیادت وجود میں آنے والے انقلاب کو روکنے کے لیے بھیجا تھا۔ اگر واقعہ کربلا یزید کی اطلاع کے بغیر اور اس کی مرضی کے خلاف واقع ہوا تھا، تو خلیفہ کے حکم اور مرضی کے خلاف اقدام کرنے پر ابن زیاد کو مجرم قرار پانا چاہیے تھا۔

ب: اگر ابن زیاد نے امام حسین (ع) کو شہید کیا ہے، تو آل محمد کو شام کے کوچہ و بازار میں کس نے پھرایا اور کس کی اجازت سے پھرایا گیا؟ امام حسین کے سر مبارک کو سامنے رکھ کر کس نے چھڑی سے دندان مبارک کی بے حرمتی کی؟ یزید کے دربار میں خاندان عصمت کو کس نے ستایا؟ قتل امام حسین پر فخر کرتے ہوئے کفر اور شرک آمیز اشعار کس نے کہے؟ اسرائے آل محمد کو کس نے زندان میں بند کر دیا تھا؟ اس قسم کے بہت سے سوالات تاریخ کے سینے میں ضبط ہیں، کہ جن کا فقط اور فقط ایک واضح جواب ہے کہ یزید لعین و ناصبی نے امام حسین (ع) کو قتل کیا ہے۔

ابن زیاد، یزید کی ہلاکت کے بعد بھی اپنے عہدہ پر برقرار تھا۔ اور وہ بصرہ اور کوفہ دونوں پر حکومت کر رہا تھا۔ اگر اس نے یزید کی مرضی اور حکم کے خلاف امام حسین کو قتل کیا تھا تو اپنے منصب پر باقی رہنا کس بناء پر تھا۔ جبکہ یزید نے مدینہ کے حاکم ولید کو امام حسین سے بیعت نہ لے سکنے اور امام کو قتل نہ کرنے پر فوراً معزول کر دیا تھا۔

(الکامل فی التاریخ، ج2، ص195)

یزید، ابن زیاد سے نہ صرف ناراض نہیں تھا، بلکہ اسے عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتا تھا، جیسا کہ ابن ابن اثیر نے نقل کیا ہے کہ:

جب امام کا سر مبارک شام پہنچا تو یزید نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ابن زیاد کی تعریف کی۔

(الکامل فی التاریخ، ج2، ص181)

Presented by Ziaraat.Com

ج: قتل امام حسین (ع) پر ابن زیاد کی عزت اور احترام میں اضافہ کرنا:

ابن زیاد کو یزید اپنا صاحب اسرار اور امین مانتا تھا، جیسا کہ اہل سنت کے مایہ ناز مؤرخ مسعودی نے اپنی کتاب مروج الذہب میں لکھا ہے کہ:

جب واقعہ کربلا کے بعد ابن زیاد شام آیا تو یزید نے ابن زیاد کو اپنے پہلو میں بٹھایا اور اپنے خدمت گار سے کہا:

اسقني شربة تُروّي مشاشي * ثم مل فاسقِ مثلها ابن زياد

صاحب السر والامانة عندي * ولتسديد مغنمي وجهادي

مجھے شراب کا جام پلاؤ اور ایک جام ابن زیاد کے لیے بھر دو کیونکہ وہ میرا صاحب اسرار اور امین ہے اور جہاد و غنیمت کے جمع کرنے میں میرا مددگار ہے۔

(مروج الذہب، ج 1، ص 377)

معاویہ ابن یزید کا اعتراف

یزید کے بیٹے کا اعتراف اس بات پر اچھی طرح دلالت کرتا ہے، کہ امام حسین (ع) کو قتل کرنے میں یزید کا ہاتھ تھا۔ یزید کی ہلاکت کے بعد اس نے اپنی پہلی تقریر میں کہا کہ میرا باپ یزید، حسین کا قاتل ہے اور میرے دادا معاویہ نے علی سے خلافت کو غصب کیا ہے اور مجھے اس خلافت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں لکھتا ہے کہ معاویہ ابن یزید نے کہا:

إن هذه الخلافة حبل الله وإن جدي معاوية نازع الامر أهله ومن هو أحق به منه علي بن أبي طالب وركب بكم ما تعلمون حتى أتته منيته فصار في قبره رهينا بذنوبه ثم قلد أبي الامر وكان غير أهل له ونازع ابن بنت رسول الله ثم بكى وقال إن من أعظم الامور علينا علمنا بسوء مصرعه وبئيس منقلبه وقد قتل عترة رسول الله وأباح

Presented by Ziaraat.Com

الحرم وخرب الکعبۃ.

خلافت خدا کی رسی ہے میرے دادا معاویہ نے اسے علی ابن ابی طالب سے ناحق غصب کیا اور جو کچھ چاہا کر دیا...... پھر میرے باپ کی باری آئی اور وہ بھی خلافت کا اہل نہیں تھا۔ فرزند رسول سے دشمنی کی! پھر وہ رویا اور کہا......، اس نے عترت رسول خدا کو قتل کیا، شراب کو حلال قرار دیا، کعبہ کو خراب کیا اور وہ جہنمی ہے۔

(الصواعق المحرقۃ۔، ج2،ص641)

ط۔ ابن زیاد کا اعتراف:

ابن زیاد کو یزید کی طرف سے حسین کے قتل کا حکم دیئے جانے کا اعتراف خود ابن زیاد نے بھی کیا ہے:

أما قتلی الحسین فإنه أشار إلیّ یزید بقتله أو قتلی فاخترت قتله.

یزید نے مجھے دو کاموں میں مخیر کیا تھا کہ: یا تو حسین کو قتل کر دوں یا میں خود قتل ہو جاؤں، لہذا میں نے حسین کے قتل کو انتخاب کیا!

(الکامل فی التاریخ۔، ج2،ص199)

یزید کے اظہار ندامت کی علت

بعض متعصب لوگ یزید کا دفاع کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یزید نے ابن زیاد پر امام حسین (ع) کو شہید کرنے کی وجہ سے لعنت کی ہے اور پشیمانی کا اظہار بھی کیا ہے اور اہل بیت کو باعزت طور پر مدینہ پہنچایا ہے۔

یزید کے برتاؤ میں تبدیلی، اسکے نیک ہونے اور واقعہ کربلا کی ذمہ داری سے بری الذمہ کی دلیل نہیں ہے۔ یزیدی تبلیغی مشینری نے پروپیگنڈا کر رکھا تھا کہ اسلامی ریاست کے خلاف کسی غیر مسلم نے بغاوت کی ہے اور اسلامی لشکر نے اس بغاوت کو کچل دیا ہے، لیکن جب اہل بیت شام پہنچے تو کچھ ایسے حالات واقع ہوئے اور شام کی فضا یزید کے خلاف اور

Presented by Ziaraat.Com

آل رسول کے حق میں تبدیل ہونے لگی تو یزید بھی اپنی پالیسی میں تبدیلی لانے پر مجبور ہوا اور یزید نے اپنے اصل چہرے پر پردہ ڈالنے اور لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ وہ عوامل جن کی بناء پر یزید نے اپنی سیاست بدل دی ان میں سے چند یہ ہیں:

الف: امام حسینؑ کے سر مبارک کا نوک نیزے پر قرآن پڑھنا

امام حسین (ع) کے معجزات میں سے ایک معجزہ جو آپ کے سر مبارک سے نمایاں ہوا، وہ نیزے پر قرآن پڑھنا ہے، اہل سنت کے مؤرخ ابن عساکر جو خود بھی شام سے ہے، لکھتا ہے کہ:

امام حسین کے سر مبارک کو تین دن تک شہر میں ایک جگہ پر رکھا گیا اور سر مبارک سے اس آیت کی تلاوت کی آواز آرہی تھی:

أم حسبتم أن أصحاب الكهف والرقيم كانوا من آياتنا عجبا.

کیا تم لوگ گمان کرتے ہو کہ اصحاب کہف اور رقیم ہماری عجیب نشانیوں میں سے ہیں۔ سورہ کہف، آیت 9

(مختصر تاریخ دمشق۔، ج1، ص3418)

نوک سنان پر سورہ کہف کی تلاوت جہاں ایک طرف سے معجزہ تھا آپ کا، وہاں لوگوں کو یہ بات سمجھا رہے تھے کہ حسین اوران کے ساتھی اصحاب کہف کی طرح حق پرست ہیں، جبکہ یزید اور اس کے پیروکار دقیانوس کی طرح کافر اور ظالم ہیں۔ اس کی وجہ سے وہاں کے مسلمانوں کی ذہنیت میں تبدیلی آگئی تھی۔

ب: امام سجادؑ اور حضرت زینبؑ کے انقلابی خطبے

دوسرا عامل جس نے شام کے لوگوں کو بیدار اور یزید کو رسوا کیا، وہ امام سجاد کا مسجد اموی میں خطبہ دینا ہے۔ اسی طرح حضرت زینب نے دربار یزید میں بنی امیہ کے چہرے

Presented by Ziaraat.Com

سے پردہ ہٹایا۔ امام سجاد نے بازار شام میں خاندان رسالت کا صحیح تعارف کروایا۔ آپ نے کسی شامی کے جواب میں فرمایا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے جب اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس آیت کو پڑھا ہے:

قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ

سورہ شوری، آیت 23

کہا: کیا آپ اس آیت کے مصداق ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

(الدر المنثور، ج9، ص66، تفسیر الطبری۔، ج21، ص528)

جب اہل شام غفلت کی نیند سے بیدار ہوئے تو شہر کی حالت بدل گئی اور یزید کو خوف ہوا کہ کہیں لوگ اس کے خلاف بغاوت نہ کر دیں، لہذا یزید نے حکم دیا کہ اہل بیت کو زندان سے رہا کیا جائے اور دربار کی عورتوں کو اسرائے آل محمد کے استقبال کرنے کا حکم دیا۔ اور تین دن تک سید الشہداء کے لیے عزاداری کرنے کی اجازت دی گئی۔

(سید علی میلانی، ناگفتہ ہای حقائق عاشورا، ص148)

اب تک کے مطالب کے روشنی میں معلوم ہوا کہ امام حسین (ع) کی شہادت اور آل رسول (ص) کی اسارت کا ذمہ دار یزید اور اس کا والی ابن زیاد ہے۔ خدا ہم سب کو حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

نتیجہ بحث

گذشتہ بحث و تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ علمائے شیعہ، اور اکثر علمائے اہل سنت کے نظریہ کے مطابق، امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم یزید ابن معاویہ لعنۃ اللہ علیہ نے دیا تھا۔

دشمن کا اس واقعہ کو مخدوش کرنا اس کے ناپاک عزائم کا منہ بولتا ثبوت ہے، اور علمائے اہل سنت کے نزدیک یہ حکم، نہ صرف ایک بار بلکہ دو بار حکم دیا گیا تھا۔ اسی بناء پر یہ بات کسی

Presented by Ziaraat.Com

سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اس افسوسناک اور دلسوز واقعہ [شہادت امام حسین] کا اصلی مجرم و مقصر یزید ابن معاویہ ہے، حتی تاریخ میں ہے کہ خود یزید نے دربار شام کے تخت پر بیٹھ کر امام حسین (ع) کو شہید کرنے کا اعتراف کیا تھا اور اس خوشی کے موقع پر اس نے کفر آمیز اشعار بھی پڑھے تھے، لیکن آج چودہ سو سال کے اسی بنی امیہ کی نسل سے تعلق رکھنے والے وہابی اور بعض سنی، اسی یزید لعین کا دفاع کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یزید نے امام حسین (ع) کے شہید کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، حالانکہ خود یزید کہتا ہے کہ میں نے خود امام حسین (ع) کو قتل کرنے کا حکم صادر کیا تھا۔

ابن تیمیہ، ابن کثیر اور آج کے دور کے وہابی اور بعض اہل سنت یا سعودی عرب کے وہابی علماء کی سایٹ پر اور اس کے چینلز پر صبح شام شیعوں پر لعنتیں کی اور گالیاں دی جاتی ہیں، سر عام شیعوں کو کافر کہا جاتا ہے، غلط اور جھوٹا بہانہ یہ ہے کہ شیعہ صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر تم بنی امیہ کی نسل سے نہیں ہو، یا تم لوگ اگر بنی امیہ، معاویہ و یزید کا دفاع نہیں کرتے، تو جس طرح تم صحابہ کو برا بھلا کہنے کی وجہ سے شیعوں پر لعنت کرتے ہو اور انھیں کافر قرار دیتے ہو، تو اس بات پر قرآن و سنت اور مسلم امت کے تمام فرقوں کا اجماع و صد در صد اتفاق ہے کہ اہل بیت، صحابہ سے ہر چیز میں افضل و بالاتر ہیں۔ اب تمام شیعہ علماء اور اکثر اہل سنت کے علماء کا اتفاق ہے کہ یزید امام حسین (ع) کا قاتل ہے۔

تو اب وہابیوں اور بعض اہل سنت کے مسلمانوں تم کیوں الفاظ سے کھیلتے ہو، کیوں اپنے آپ اور اپنی کتابیں پڑھنے والوں کو زحمت میں ڈالتے ہو، یزید لعین کے دفاع میں صاف چھپتے بھی ہو، صاف سامنے آتے بھی نہیں ہو، صرف اور صرف رسول خدا (ص) کے دل کو خوش کرنے کے لیے تم یزید کو کہ جس نے اہل بیت کو قتل کیا، صحابہ کو قتل کیا اور خانہ کعبہ کی حرمت کو پامال کیا، صاف صاف کافر کیوں قرار نہیں دیتے؟؟؟!!!

Presented by Ziaraat.Com

باب۔۶

یزید علمائے اہلسنت کی نظر میں

۱۔امام احمد بن حنبل

اہل سنت کے چار مسالک میں سے ایک یعنی حنبلی فقہ کے بانی امام احمد بن حنبل کا یزید کے متعلق فتویٰ بہت مشہور ہے اور کئی سنی علماء نے اپنی کتابوں میں اسے جگہ دی ہے۔ مثلاً علامہ محمود آلوسی البغدادی مزید دو علماء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

البرزنجي في الشاع والهيثمي في الصواعق إن الإمام أحمد لما سأله ولده عبد الله عن لعن يزيد قال كيف ل يلعن من لعنه اللّ تعالى في كتابه فقال عبد اللّ قد قرأت كتاب اللّ عز و جل فلم أجد فيه لعن يزيد فقال الإمام أن اللّ تعالى يقول : فهم عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الرض وتقطعوا أرحامكم أولئك الذين لعنهم اللّ الآى وأى فساد وقطيعة

البرزنجی نے الشاعت اور الہیثمی نے صوائق میں نقل کیا ہے کہ امام احمد کے فرزند عبداللہ نے اپنے امام احمد سے یزید پر لعنت کرنے کے متعلق دریاف کیا جس پر امام احمد نے جواب دیا کہ اس شخص پر کس طرح لعنت نہ جائے جس پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ عبداللہ نے کہا کے اللہ کی کتاب میرے سامنے پڑھیے تا کہ میں بھی دیکھوں کہ یزید پر قرآن میں کہاں لعنت کی گئی ہے۔ امام احمد نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی: پھر تم سے یہ بھی توقع ہے اگر تم ملک کے حاکم ہو جاؤ تو ملک میں فساد مچانے اور قطع رحمی کرنے لگو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ پھر امام احمد نے کہا کہ کیا اس (یعنی قتل حسین) سے

Presented by Ziaraat.Com

زیادہ بھی کوئی بڑا فساد ہوسکتا ہے؟

(تفسیر روح المعانی، ج26 ص7)

اس کے علاوہ علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری میں بھی امام احمد کے اس فتویٰ کا ذکر ایک دوسرے حوالے سے کیا ہے:

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ قاضی ابو یعلی نے اپنی کتاب المعتمد میں صالح بن احمد بن حنبل سے بیان نقل کیا ہے۔ صالح کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ ابا، لوگ کہتے ہیں کہ ہم یزید بن معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔ ابا نے فرمایا کہ بیٹے، جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے، کیا اس کے لئے یزید بن معاویہ سے محبت رکھنے کا کوئی جواز ہوسکتا ہے۔ اس شخص پر کس طرح لعنت نہ جائے جس پر اللہ نے لعنت کی ہو۔ میں نے عرض کیا، اللہ نے اپنی کتاب میں کس جگہ یزید پر لعنت کی ہے۔ امام احمد نے فرمایا (آیت پڑھی): پھر تم سے یہ بھی توقع ہے اگر تم ملک کے حاکم ہو جاؤ تو ملک میں فساد مچانے اور قطع رحمی کرنے لگو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے پھر انہیں بہرا اور اندھا بھی کر دیا ہے۔

(تفسیر مظہری، ج19 ص326 سورہ 47 آیت 22 اور 23)

۲۔ امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام مالک

نامور شافعی عالم دین شیخ سلیمان بن محمد بن عمر البجرمی (متوفی 1221ھ) لکھتے ہیں:

أن للإمام أحمد قول بلعن يزيد تلويحا وتصريحا وكذا للإمام مالك وكذا لأبي حنيف ولنا قول بذلك في مذهب إمامنا الشافعي وكان يقول بذلك الأستاذ البكري .ومن كلام بعض أتباعه في حق يزيد ما لفره زاده الله خزيا ومنعه وفي أسفل سجين وضعه يزيد پر تلويح

Presented by Ziaraat.Com

وتصریح طور پر لعنت کرنے کے متعلق امام احمد کے اقوال موجود ہیں۔

اور یہی صورتحال امام مالک اور ابوحنیفہ کی بھی ہے اور ہمارے امام شافعی کا مذہب بھی یہی ہے اور الکبر ی کا قول بھی یہی ہے۔ الکبر ی کے بعض اتباع کرنے والوں نے کہا ہے کہ اللّٰہ یزید کی بے عزتی میں اضافہ کرے اور اسے جہنم کے نچلے ترین درجہ پر رکھے۔

(حاشیۃ البجیر می، ج ۱۲، ص ۳۲۲)

یاد رہے کہ غزالی خود شافعی مسلک کے پیروکار تھے۔ جب شافعی مذہب کے بانی کا یزید پر لعنت کرنا ثابت ہے تو اس میں غزالی کی ذاتی رائے کی پھر کیا اہمیت رہ جاتی ہے!

۳۔ علامہ محمود آلوسی

علامہ محمود آلوسی البغدادی تفسیر روح المعانی، ج 26 ص 73 سورہ 47 آیت 22 اور 23 کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:

الذی یغلب علی ظنی أن الخبیث لم یکن مصدقا برسال النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم . . . وأنا أذهب إلی جواز لعن مثله علی التعیین ولو لم یتصور أن یکون له مثل من الفاسقین والراهر أنه لم یتب واحتمال توبته أضعف من إیمانه ویلحق به ابن زیاد وابن سعد وجماع فلعن اللّٰہ عز و جل علیهم أجمعین وعلی أنصارهم وأعوانهم وشیعتهم ومن مال إلیهم إلی یوم الدین ما دمعت عین علی أبی عبد اللّٰہ الحسین

اور میں وہی کہتا ہوں جو میرے ذہن پر حاوی ہے کہ (یزید) خبیث نے رسول اللہ) کی رسالت کی تصدیق نہیں کی۔۔۔ میرے مطابق یزید جیسے شخص پر لعنت کرنا جائز ہے حالانکہ انسان یزید جیسے فاسق کا تصور بھی نہیں کرسکتا اور بُرا ہوا س کا اس نے کبھی توبہ نہ کی اور اس کی توبہ کرنے کے امکانات، اس کے ایمان کے امکانات سے بھی کم ہیں۔ یزید کے

Presented by Ziaraat.Com

ساتھ، ابن زیاد، ابن سعد اور اس کی جماعت کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ تحقیق، اللہ کی لعنت ہو ان تمام لوگوں پر، ان کے دوستوں پر، ان کے مددگاروں پر اور ان کی جماعت پر، قیامت تک اور اس وقت تک جب تک کہ ایک آنکھ بھی ابو عبداللہ الحسین کے لئے آنسو بہاتی ہے۔
(تفسیر روح المعانی، ج26 ص72)

۴۔قاضی ثناء اللہ پانی پتی

دیو بند مسلک جو کہ سپاہ صحابہ والوں کا بھی مسلک ہے) حالانکہ حقیقتاً ان کا مسلک تو انسان دشمنی و بے غیرتی ہے (میں اعلیٰ مقام رکھنے والے علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی (متوفی 1225ھ) جو کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے شاگرد تھے اور جنہیں شیعہ دشمنی کے لئے مشہور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے "اپنے دور کا بھقی" ہونے کا لقب دیا، اپنی کتاب تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں:

یزید اور اس کے ساتھیوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور اہل بیت کی دشمنی کا جھنڈا انہوں نے بلند کیا اور حضرت حسین کو انہوں نے ظلماً شہید کر دیا اور یزید نے دین محمدی کا ہی انکار کر دیا اور حضرت حسین کو شہید کر چکا تو چند اشعار پڑھے جن کا مضمون یہ تھا کہ آج میرے اسلاف ہوتے تو دیکھتے کہ میں نے آل محمد اور بنی ہاشم سے ان کا کیسا بدلہ لیا۔ یزید نے جو اشعار کہے تھے ان میں آخری شعر یہ تھا:

احمد نے جو کچھ (ہمارے بزرگوں کے ساتھ بدر میں) کیا اگر اولاد سے میں نے اس کا انتقام نہ لیا تو میں بنی جندب سے نہیں ہوں۔

یزید نے شراب کو بھی حلال قرار دے دیا تھا۔ شراب کی تعریف میں چند شعر کہنے کے بعد آخری شعر میں اس نے کہا تھا:

اگر شراب دین احمد میں حرام ہیں تو (ہونے دو) مسیح بن مریم کے دین (یعنی عیسائیت) کے مطابق تم اس کو (حلال سمجھ کر) لے لو۔

Presented by Ziaraat.Com

یزید اور اس کے ساتھیوں اور جانشینوں کے یہ مزے ایک ہزار مہینے تک رہے، اس کے بعد ان میں سے کوئی نہ بچا۔

(تفسیر مظہری، ج5 ص271 سورہ14 آیت20)

ہمیشہ کی طرح دارالاشاعت کراچی کے ترجمہ میں ڈنڈی ماردی گئی ہے اور یزید کے اشعار جو قاضی ثناء اللہ نے بیان کیئے ہیں وہ مکمل طور پر نقل نہیں کئے اس لئے ہم نے تفسیر مظہری کا اصل عربی عکس بھی پیش کر دیا ہے۔

سورہ نمبر 24 آیت 55 کی تفسیر میں بھی قاضی ثناء اللہ لکھتے ہیں: یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آیت "ومن کفر بعد ذلک" میں یزید بن معاویہ کی طرف اشارہ ہو۔ یزید نے رسول اللہؐ کے نواسے کو اور آپ کے ساتھیوں کو شہید کیا۔ یہ ساتھی خاندان نبوت کے ارکان تھے، عترت رسول کی بے عزتی کی اور اس پر فخر کیا اور کہنے لگا آج بدر کے دن کا انتقام ہو گیا، اسی نے مدینۃ الرسول پر لشکر کشی کی اور حرہ کے واقع میں مدینہ کو غارت کیا اور وہ مسجد میں جس کی بناء تقویٰ پر قائم کی گئی تھی اور جس کے جنت کو باغوں میں سے ایک باغ کہا گیا ہے اس کی بے حرمتی کی، اس نے بیت اللہ پر سنگباری کے لئے منجنیقیں نصب کرائیں اور اس نے اول خلیفہ رسول حضرت ابوبکر کے نواسے حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کرایا اور ایسی ایسی نازیبا حرکتیں کیں کہ آخر اللہ کے دین کا منکر ہو گیا اور اللہ کی حرام کی ہوئی شراب کو حلال کر دیا۔

(تفسیر مظہری، ج2 ص262)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنے ایک خط میں تحریر کیا: غرض یہ کہ یزید کا فر معتبر روایت سے ثابت ہے۔ پس وہ مستحق لعنت ہے اگرچہ لعنت کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے لیکن الحب فی اللہ البغض فی اللہ اس کا متقاضی ہے۔

(المکتوبات، ص203)

۵۔ شافعی مذہب کے امام ابن علی بن عماد الدین

Presented by Ziaraat.Com

شافعی مسلک کے اس بلند پایا فقیہ کا تعارف اور یزید کے متعلق ان کے خیالات کو ابن کثیر نے یوں بیان کیا ہے:

ابن علی بن عماد الدین، أبو الحسن الطبری، ویعرف بالکیا الهراسی، أحد الفقهاء الکبار، من رؤس الشافعیۃ ولد سن خمسین وأربعماء ۃ واشتغل علی إمام الحرمین، وکان هو والغزالی أکبر التلامذۃ... وکان یکرر لعن إبلیس علی کل مرقاۃ من مراقی النزامی بنیسابور سبع مرات، وکانت المراقی سبعین مرقاۃ، وقد سمع الحدیث الکثیر، وناظر وأفتی ودرّس، وکان من أکابر الفضلاء وسادات الفقهاء، ... واستفتی فی یزید بن معاوی فذکر عنه تلاعباً وفسقاً، وجوز شتمه

ابن علی بن عماد الدین ابوالحسن الطبری، جو کہ الہراسی کے نام سے مشہور ہیں، شافعی مذہب کے اولین فقہاء میں سے ایک تھے، وہ 450ہجری میں پیدا ہوئے، انہوں نے امام الحرمین سے استفادہ حاصل کیا، وہ اور امام غزالی ان کے نامور شاگردوں میں سے ہیں۔۔۔ نیشاپور میں نزامیہ میں وہ ہر سیڑھی پر ابلیس پر سات مرتبہ لعنت کرتے تھے اور وہاں کل ستر سیڑھیاں تھیں۔ انہوں نے کثیر تعداد میں احادیث سنیں، انہوں نے مناظرے کیے، فتاوے دیئے اور تدریس کا کام کیا اور وہ اکابر فضلاء وسادات الفقہاء۔۔۔ اوران سے یزید بن معاویہ کے متعلق فتویٰ لیا گیا جس پر انہوں نے کہا کہ یزید دھوکہ باز وفاسق تھا اوران کے مطابق یزید پر سب کرنا جائز ہے۔

(البدایہ والنہایہ، ج12 ص213)

اہل سنت کے مشہور مصنف شیخ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری (متوفی 292ھ) اپنی کتاب حیات الحیوان ج2 ص106 میں الھراسی الشافعی نے یزید کے متعلق فتویٰ کو اور بھی تفصیل سے نقل کیا ہے۔ جب الھراسی سے دریافت کیا گیا کہ آیا یزید پر لعنت کرنا

Presented by Ziaraat.Com

جائز ہے؟، جس پر انہوں نے کہا:

وأما قول السلف ففيه لكل واحد من أبي حنيف ومالك وأحمد قولن: تصريح وتلويح. ولنا

قول واحد: التصريح دون التلويح، و كيف ل يكون كذلك وهو المتصيد بالفهد واللاعب بالنرد

ومدمن الخمر؟

یزید پر لعنت کرنے سے متعلق سلف جن میں ابوحنیفہ، مالک اور احمد شامل ہیں، ان کے دو قسم کے اقوال ہیں۔ ایک قول تو تصریح کے تعلق سے ہے) یعنی یزید کا نام لے کر لعنت کی جائے (اور دوسرا قول تلویح کے تعلق سے ہے) یعنی بغیر نام لئے صرف اشارہ کے ساتھ لعنت کی جائے مثلا لعنت ہو قاتل حسین پر (لیکن ہمارے مطابق صرف ایک ہی قول ہے اور وہ تصریح کا ہے نہ کہ تلویح کا اور کیوں نہ ہو جبکہ یزید چیتے کے شکار اور شطرنج کا کھیل کھیلتا اور ہمیشہ شراب پیا کرتا تھا۔

٦۔ امام سعد الدین تفتازانی

امام سعد الدین تفتازانی (متوفی 701ھ) اہل سنت کے جید علماء میں شمار کئے جاتے ہیں جن کی تصانیف اس قدر اور اتنے موضوعات پر ہیں کہ ان کا تذکرہ امام ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب " درالکامنہ" میں تفصیل سے کیا ہے۔ یزید کے متعلق امام سعد الدین کا فتویٰ بہت مشہور ہے جسے علامہ آلوسی البغدادی نے قرآن کی تفسیر "تفسیر روح المعانی" میں سورہ 47 آیات 42 اور 43 کی تفسیر میں جبکہ علامہ ابن عماد حنبلی نے " شذرات الذھب" ج 1 ص 62 اور 60 پر نقل کیا ہے:

نتوقف في شأنه بل في كفره وإيمانه لعن اللّٰہ عليه وعلى أنصاره وأعوانه

Presented by Ziaraat.Com

ہم یزید کے مسئلے میں توقف نہیں کرتے، نہ ہی اس کے کفر اور ایمان میں، اللہ کی لعنت ہو اس پر، اس کے ساتھیوں پر اور اس کے مددگاروں پر۔ شیخ سلیمان بن محمد بن عمر البیجر می نے امام سعد الدین کی مشہور ترین کتاب "شرح عقائد" کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

وفی شرح عقائد السعد یجوز لعن یزید

شرح عقائد السعد کے مطابق یزید پر لعنت کرنا جائز ہے۔

(حاشیۃ البیجر می، ج 12 ص 360)

۷۔ امام جلال الدین سیوطی

امام حافظ جلال الدین سیوطی اپنے مشہور کتاب تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں:

امام حسین کے قاتل، ابن زیاد، یزید، ان تینوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

(تاریخ الخلفاء، ص 292، نفیس اکیڈمی، کراچی)

۸۔ قاضی شوکانی

قاضی شوکانی جو مسلک اہل حدیث میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں، ان علماء میں سے ہیں جنہوں نے خود یزید پر لعنت کی۔ اپنی مشہور کتاب نیل الاوطار، ج 7 ص 291 میں لکھتے ہیں:

الخمیر السکیر الهاتك لحرم الشریع المطهرة یزید بن معاوی لعنهم الله

شرابی، جس نے پاک شریعت کی توہین کی یعنی یزید بن معاویہ، اللہ کی لعنت ہو اس پر۔

۹۔ امام ملا علی قاری

Presented by Ziaraat.Com

جب ملا علی قاری سے یہ دریافت کیا گیا کہ آیا معاویہ پر لعنت کرنا جائز ہے تو انہوں نے جواب دیا:

ہرگز جائز نہیں، ہاں یزید اور ابن زیاد اور انہی کی مثل دوسرے لوگوں پر جائز ہے

(شرح شفا، ج2 ص556)

۱۰۔امام ابن جوزی

اب بات کرتے ہیں مسلک اہل سنت کے چوٹی کی امام یعنی ابوالفرج ابن الجوزی (متوفی 507ھ) جن کے نزدیک یزید پر لعنت کرنا اتنا ضروری تھا کہ انہوں نے اس موضوع پر علیحدہ سے کتاب لکھ ڈالی جس سے معاویہ خیل قبیلے کو اس قدر نقصان پہنچا کہ جس کی کوئی حد نہیں کیونکہ جس بلند مقام کے امام ابن جوزی تھے، ان پر تو یہ لوگ کچھ الزام دھر نہیں سکتے تھے لہذا آج کل دیکھنے میں آرہا ہے کہ بعض نواصب اس بات کی تردید کررہے ہیں کہ امام ابن جوزی نے ایسی کوئی کتاب تحریر کی۔ ایسے احمقوں کے لیے عرض ہے کہ آج کے دور میں اس بات کا انکار کس بنیاد پر کیا جاسکتا ہے جبکہ کئی صدیوں سے علماء اہل سنت اس بات کا اقرار کرتے آئے ہیں کہ امام ابن جوزی ایسی ایک تصنیف کے مصنف تھے!

ایسے احمق اور کچھ نہیں تو صرف ایسے چہیتے اور تعصب سے بھرپور امام ابن کثیر (متوفی 774ھ) کے الفاظ ہی دیکھ لیتے جو انہوں نے تاریخ پر لکھی طویل کتاب البدایہ والنہایہ، ج 8 ص1148 میں تحریر کئے ہیں:

وانتصر لذلك أبو الفرج بن الجوزي في مصنف مفرد، وجوز لعنته

ابوالفرج ابن الجوزی نے ایک علیحدہ کتاب لکھی جس میں انہوں نے یزید پر لعنت کو جائز قرار دیا ہے۔

(البدایہ والنہایہ، ج8 ص1148)

یہ کافی نہیں تو امام عبدالروف المناوی کے الفاظ بھی پیش کئے دیتے ہیں جو انہوں نے

Presented by Ziaraat.Com

اپنی کتاب 'فیض القدیر شرح جامع الصغیر' ج 1 ص 294 میں تحریر کئے ہیں:

قال أبو الفرج بن الجوزی فی کتابه الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید أجاز العلماء الورعون لعنه

ابوالفرج ابن الجوزی نے اپنی کتاب "الرد علی المتعصب العنید المانی من ذم یزید" میں لکھا ہے کہ نیک علماء نے یزید پر لعنت کی اجازت دی ہے۔

اب بھی کوئی کمی رہ گئی ہے تو پیش خدمت ہے شیخ سلیمان بن محمد بن عمر البیجرمی (متوفی 1221ھ) کے الفاظ:

قال ابن الجوزی: أجاز العلماء الورعون لعن یزید وصنف فی إباح لعنه مصنفا

ابن الجوزی نے کہا ہے کہ نیک علماء نے یزید پر لعنت کرنے کی اجازت دی ہے۔اور انہوں نے تو اس کے جائز ہونے پر ایک کتاب بھی لکھی ہے۔

(حاشیۃ البیجرمی، ج12 ص360)

کتاب الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید اردو ترجمہ یزید پر لعنت کا جواز صفحہ ۱۰۱ تا ۱۱۰ میں ابنِ جوزی رقمطراز ہیں:

ابن ابی الدنیا نے کہا اور ہم سے بیان کیا سلمۃ بن شبیب نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا الحمیدی نے، انہوں نے روایت کی ہے سفیان سے انہوں نے کہا میں نے سالم بن ابی حفصہ کو کہتے ہوئے سنا کہ الحسن نے کہا: یزید بن معاویہ نے (حضرت امام حسینؑ) کے چہرہ انور پر جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا چہرۂ مبارک رکھتے تھے چھڑی سے مارنا شروع کیا اور اس کی توہین کرنے لگا سفیان کہتے ہیں مجھے خبر دی گئی ہے کہ حسن نے اس کے فوراً بعد یہ شعر پڑھا۔

سمیة أمسی نسلها عدد الحصی
وبنت رسول الله لیس لها نسل

Presented by Ziaraat.Com

سمیہ کی نسل تو کنکریوں کی تعداد کو پہنچ گئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی نسل (یعنی آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں سے کوئی باقی نہیں بچا۔

ہمیں خبر دی ہے علی بن عبیداللہ الزاعونی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے محمد بن احمد الکاتب نے انھوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے عبداللہ ابن ابی سعد الوراق نے انھوں نے کہا ہمیں بیان کیا ہے محمد بن حمید نے انہوں نے کہا ہمیں بیان کیا محمد یحیی الاحمری نے انہوں نہ کہا ہمیں بیان کیا لیث نے انہوں کہا ہمیں بیان کیا ہے لیث نے انھوں نے روایت کیا ہے مجاہد سے انھوں نے کہا حضرت امام حسین بن علیؑ کا سر انور لایا گیا اور یزید بن معاویہ کے سامنے رکھا گیا تو اس نے تمثیلاً مندرجہ ذیل دو اشعار پڑھے:

لبث اشیا خی ببدر شھدوا

جزع الخزرج من وقع الأسل

فاهلوا واستهلوا مرحا

ثم قالو الی بغیب لاشل

اے کاش! بدر میں قتل ہونے والے میرے اشیاخ بنوخزرج کا نیزوں کی ضربوں سے چیخنا چلانا دیکھتے پس وہ خوشی سے ان کے چہرے دمک اٹھتے پھر غایبانہ طور پر مجھے دعا دیتے ہوئے کہتے کہ تمہارے ہاتھ کبھی بیکار نہ ہوں۔

مجاہد کہتے ہیں: یزید لعین نے پھر اس معاملے میں منافقت کا سہارا لیا اور اپنے لشکر کے ہر فرد کو ملامت کی اور برا بھلا کہا۔

(یزید پر لعنت کا جواز صفحہ ۱۰۱ تا ۱۱۰)

لیجئے قارئین عبدالرحمن جوزی صاحب نے بھی اپنی کتاب میں درج کیا ہے کہ اس نے کیوں ملامت و ندامت کا سہارا لیا ہے۔ جبکہ اسکے اشعار سے خوب واضح ہے کہ اس نے منافقت کا سہارا لیا۔ بہرحال عبدالرحمن ابن جوزی صاحب آگے فرماتے ہیں کے میں ابن جوزی کہتا ہوں کہ عمرو بن سعد اور ابن زیاد کے فعل سے اتنا تعجب نہیں جتنا تعجب

Presented by Ziaraat.Com

یزید لعین کے افعال قبیحہ سے ہے کہ اس نے اپنی غرض فاسد کے حصول کے لیے سر انور کی توہین کی۔ امام حسین کے دندان مبارک پر چھڑی ماری۔ سر انور کربلا سے کوفہ و دمشق اور پھر کافی عرصہ گزرنے کے بعد مدینہ منورہ کہ طرف واپس لوٹایا۔

کیا خوارج کہ ساتھ بھی ایسا سلوک روا رکھنا جائز ہے؟ ہر گز نہیں ایسا سلوک تو خوارج کے ساتھ بھی روا رکھنا جائز نہیں۔

کیا شریعت کا حکم یہ نہیں تھا کہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جاتی اور انہیں دفن کیا جاتا؟ رہا اس کا یہ قول کہ میں ان کو قید کرتا یہ ایسا امر ہے جو اپنے فاعل اور معتقد کو لعنت سے نہیں بچا سکتا۔ اور اگر وہ سرِ امام کا احترام کرتا جب وہ اس کے پاس پہنچا تھا اور اس پر نماز پڑھتا اور اسے طشت میں نہ رکھواتا اور نہ چھڑی کے ساتھ اس کو مارتا تو یہ فعل اسے کیا ضرور نقصان پہنچاتا کیونکہ قتل امام سے اسے مقصود تو حاصل تو ہو چکا تھا۔ لیکن اس میں جاہلیت کی کینہ پروری تھی جس کی دلیل اس کا وہ شعر پڑھنا ہے جس کا ذکر پہلے بھی گزر چکا ہے اے کاش بدر میں قتل ہونیوالے میرے بزرگ آج کا منظر دیکھتے۔

۱۵۔ ابوبکر عبد العزیز، قاضی ابو یعلیٰ اور قاضی ابو الحسین

امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

اس قسم کی احادیث سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو یزید بن معاویہ پر لعنت ڈالنے پر رخصت کے قائل ہیں اور یہ روایت احمد بن حنبل سے ہے جسے الخلال، ابوبکر عبد العزیز، قاضی ابو یعلی اور اس کے بیٹے قاضی ابو الحسین نے اختیار کیا ہے۔

(البدایہ والنہایہ، ج2 ص1142، نفیس اکیڈمی کراچی)

اس کے علاوہ علامہ کمال الدین دمیری نے حیات الحیوان، ج2 ص174 میں درج کیا ہے:

وقال القاضی أبو الحسین محمد بن القاضی أبی یعلی بن الفراء

Presented by Ziaraat.Com

الحنبلي وقد صنف كتابا - فيه بيان من يستحق اللعن وذكر فيهم يزيد : الممتنع من لعن يزيد إما أن يكون غير عالم بجواز ذلك ، أو منافقا يريد أن يوهم بذلك ، وربما استفز الجهال بقوله)ص(: المؤمن ليكون لعانا ،وهذا محمول على من ل يستحق اللعن

قاضی ابوالحسین محمد بن القاضی ابی یعلی بن الفراء الحنبلی نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے ان لوگوں کے نام درج کئے ہیں جو لعنت کے مستحق ہیں اور اس میں یزید کو بھی شامل کیا ہے اور لکھا ہے کہ جو کوئی بھی یزید پر لعنت کرنے سے منع کرتا ہے تو وہ اس بات سے بے خبر ہوگا کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے یا برا، ایسا شخص منافق ہوگا جو کہ ایک غلط تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہو یا پھر وہ جاہل لوگوں کو رسول اللہ کے ان الفاظ سے غلط تاثر دے رہا ہوگا جہاں رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مومن کبھی لعنت نہیں کرتا، لیکن یہ حدیث دراصل ان لوگوں کے لئے ہے جو لعنت کے مستحق نہ ہوں۔

۱۶۔عمرو بن بحر الجاحظ

اہل سنت کے قدیم علماء میں سے ایک عمرو بن بحر الجاحظ (متوفی 255ھ) اپنی کتاب الرسالہ الحادیہ عشر، ص302 میں لکھتے ہیں:

المنكرات التى اقترفها يزيد من قتل الحسين وحمله بنات رسول اللّ)ص(سبايا ، وقرعه ثنايا الحسين بالعود ، وإخافته أهل المدين ، وهدم الكعب ، تدل على القسوة والغلر ، والنصب ، وسوء الرأى ، والحقد والبغضاء والنفاق والخروج عن اليمان ، فالفاسق ملعون، ومن نهى عن شتم الملعون فملعون

جو منکرات یزید نے انجام دیئے یعنی قتل حسین، رسول اللہ کی بیٹیوں کو غلام بنانا، حسین کے سر اور ہونٹوں پر چھڑی مارنا، مدینہ کے لوگوں کو خوف میں مبتلا کرنا اور کعبہ پر حملہ کرنا بتاتا

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ یزید ایک اکھڑ، پتھر دل، ناصبی، گندی سوچ رکھنے والا، زہر سے پُر، منافق، ایمان سے خارج، فاسق اور ملعون شخصیت تھا اور جو کوئی بھی ملعون انسان پر لعنت کرنے سے روکے وہ خود ملعون ہوتا ہے۔

۱۷۔امام احمد بن سلیمان بن کمال

حنفی مسلک کے ایک اور بلند پایا امام احمد بن سلیمان بن کمال (متوفی 044ھ) یزید پر لعنت کرنے کو جائز تسلیم کرتے تھے۔ امام عبدالروف المناوی نے فیض القدیر، ج 1 ص 294 میں ان کے متعلق لکھا ہے:

ثم قال المولى ابن الكمال والحق أن لعن يزيد على اشتهار كفره وتواتر فراعته وشره على ما عرف بتفاصيله جائز

المولی ابن الکمال نے کہا کہ حق یہی ہے کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے حالانکہ مشہور یہی ہے کہ وہ کافر ہے اوراس کی وحشت انگیزیاں اور شر انگیزیاں تواتر کے ساتھ درج ہیں۔

(فیض القدیر، ج 1 ص 294 روایت 221)

۱۸۔امام قوام الدین الصفاری

امام عبدالروف المناوی نے فیض القدیر، ج 1 ص 294 میں ایک اور سنی امام قوام الدین الصفاری کا یزید کے متعلق فتویٰ درج کیا ہے:

قال ابن الكمال وحكى عن الإمام قوام الدين الصفارى ول بأس بلعن يزيد

ابن الکمال نے کہا ہے کہ امام قوام الدین الصفاری نے کہا ہے کہ یزید پر لعنت کرنے میں کوئی برائی نہیں۔

(فیض القدیر، ج 1 ص 294 روایت 221)

Presented by Ziaraat.Com

۱۹۔شیخ عبدالرحمان بن یوسف الاجھوری

شیخ عبداللہ بن محمد الشبر وی (متوفی 1172ھ) جو کہ سن 1137 ہجری میں جامعۃ الاظہر، مصر میں استاد تھے اپنی کتاب الاتحاف بحب الاشراف، ص60 میں شیخ عبدالرحمان بن یوسف الاجھوری المالکی) متوفی 069ھ(کے متعلق نقل کیا ہے:

وقال العلاّمہ الجھوریّ: اختار الإمام محمّد بن عرف والمحقّقون من أتباعه کفر الحجّاج، ولا شكّ أنّ جريمته كجريمة يزيد، بل دونها

علامہ الجھوری نے کہا ہے کہ امام محمد بن عارفہ اوران کا اتباع کرنے والے محققین نے حجاج کو کافر تسلیم کیا ہے اوراس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حجاج کے جرائم یزید کے جرائم جیسے ہیں، بلکہ یزید کے جرائم سے کم ہی ہیں۔

۲۰۔شافعی امام ابوالبرکات الدمشقی

ابوالبرکات محمد بن احمد الدمشقی الشافعی)متوفی 271ھ(بھی ان سنی علماء میں سے ایک تھے جنہوں نے بذات خود یزید پر لعنت کی۔ وہ اپنی کتاب جواھر المطالب، ج 2 ص272 میں لکھتے ہیں:

یزید لعنہ اللہ

اللہ کی لعنت ہو یزید پر۔

۲۱۔امام ابوبکر جصاص الرازی

امام ابوبکر جصاص الرزای)متوفی 379ھ(کسی تعرف کے محتاج نہیں۔ اپنی تفسیر قرآن میں سورہ توبہ کی تفسیر کرتے ہوئے عنوان "یجوز الجھاد وان کان امیر الجیش فاسقا" کے ذیل میں سپاہ صحابہ کے خلیفہ کو یوں یاد کرتے ہیں: نبی)ص(کے اصحاب خلفاء اربعہ کے بعد فاسق امراء کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے. چنانچہ حضرت ابوایوب انصاری

Presented by Ziaraat.Com

نے یزید لعین کی معیت میں بھی جہاد فرمایا ہے۔

(احکام القرآن، ج3 ص154 طبع ثانیہ 1424ھ، دار الکتب العلمیہ بیروت)

۲۲۔امام ابن حجر عسقلانی

یزید کی ثناء کرنے والوں کے متعلق اہل سنت کے علم الرجال کے امیر المومنین اور صحیح بخاری کی سب سے مشہور شرح لکھنے والے امام ابن حجر عسقلانی نے جو کہا ہے اس کے بعد سپاہ یزید اور ذاکر نائک عرف نالائق جیسے نواصب پر حیرت ہی ہوتی ہے۔ وہ اپنی کتاب 'الامتاع بالاربعین' ص06 پر تحریر کرتے ہیں:

وأما المحب فيه والرفع من شأنه فلا تقع إل من مبتدع فاسد العتقادفإنه كان فيه من الصفات ما يقتضي سلب الإيمان

یزید سے محبت اور اس کی ثناء سوائے فاسد العقیدہ شخص کے کوئی اور نہیں کر سکتا کیونکہ یزید کی صفات ہی ایسی تھیں کہ اس سے محبت کرنے والے سلب الایمان ہونے کے لائق ہیں۔

۲۳۔امام ذھبی

مسلک اہل سنت میں علم الرجال میں دوسرے امیر المومنین تسلیم کئے جانے والے امام ذھبی جن کے خود کے قلم سے اکثر نصب چھلکتا ہے، وہ تک یزید کے لئے یہ کہنے پر مجبور ہو گئے:

وقال الذهبی فيه كان ناصبياً فراً غليراً يتناول المسكر ويفعل المنكر افتتح دولته بقتل الحسين وختمها بوقع الحرة فمقته الناس ولم يبارك فی عمره

ذہبی نے یزید کے متعلق کہا ہے کہ وہ ناصبی، اکھڑ، غلیظ اور شرابی تھا اور اس نے منکرات کا ارتکاب کیا۔ اس نے اپنی دور کا آغاز حسین کے قتل سے کیا اور اختتام واقع حرہ پر

Presented by Ziaraat.Com

کیا لہٰذا لوگوں نے اس سے نفرت کی اور اللہ نے اس کی عمر میں برکت نہیں کی۔

(شذرات الذھب، ابن عماد حنبلی، ج1 ص69)

۲۴۔امام ابن کثیر

اہل سنت کے وہ امام جن کی تفسیر قرآن کو اکثر لوگ اول نمبر پر اہمیت دی جاتی ہے اور جو خود ناصبیت کے قریب تھے یعنی امام حافظ ابن کثیر دمشقی: روایت ہے کہ یزید گانے بجانے کے آلات، شراب نوشی کرنے، راگ الاپنے، شکار کرنے، غلام اور لونڈیاں بنانے، کتے پالنے، مینڈھوں، ریچھوں اور بندروں کے لڑانے میں مشہور تھا اور ہر صبح کو وہ مخمور ہوتا تھا اور وہ زین دار گھوڑے پر بندر کو زین سے باندھ دیتا تھا اور وہ اسے چلاتا اور بندر کو سونے کی ٹوپی پہناتا اور یہی حال غلاموں کا تھا اور وہ گھڑ دوڑ کراتا اور جب کوئی بندر مر جاتا تو اس پر غم کرتا۔

(البدایہ والنہایہ، ج2 ص1160 نفیس اکیڈمی کراچی)

۲۵۔محدث شاہ عبدالعزیز دہلوی

پاکستان کے نامور عالم دین جن کو خطیب اعظم کے نام سے جانا جاتا تھا یعنی علامہ شفیع اوکاڑوی نے اپنی کتاب 'امام پاک اور یزید پلید' میں یزید کے حامی ملا مولانا محمود عباسی کا رد کیا ہے۔ اپنے دلائل کے دوران ایک جگہ علامہ اوکاڑوی نے معروف شیعہ مخالف عالم دین محدث شاہ عبدالعزیز دہلوی کے الفاظ نقل کئے ہیں:

پس انکار کیا امام حسین علیہ السلام نے یزید کی بیعت سے کیونکہ وہ فاسق، شرابی و ظالم تھا۔ اور امام حسین مکہ تشریف لے گئے۔

(سر الشہادتین، ص12)

۲۶۔ابن تیمیہ

Presented by Ziaraat.Com

مَا تَقُولُونَ فِي يَزِيدَ؟ فَقُلْتُ: لَا نَسُبُّهُ وَلَا نُحِبُّهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَجُلًا صَالِحًا فَنُحِبُّهُ وَنَحْنُ لَا نَسُبُّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِعَيْنِهِ. فَقَالَ: أَفَلَا تَلْعَنُونَهُ؟ أَمَا كَانَ ظَالِمًا؟ أَمَا قَتَلَ الْحُسَيْنَ؟ . فَقُلْتُ لَهُ: نَحْنُ إِذَا ذُكِرَ الظَّالِمُونَ كَالْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ وَأَمْثَالِهِ: نَقُولُ كَمَا قَالَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ: أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَلَا نُحِبُّ أَنْ نَلْعَنَ أَحَدًا بِعَيْنِهِ، وَقَدْ لَعَنَهُ قَوْمٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ؛ وَهَذَا مَذْهَبٌ يَسُوغُ فِيهِ الِاجْتِهَادُ؛ لَكِنَّ ذَلِكَ الْقَوْلَ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَأَحْسَنُ. وَأَمَّا مَنْ قَتَلَ " الْحُسَيْنَ " أَوْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِهِ أَوْ رَضِيَ بِذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ؛ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

مجھ سے پوچھا گیا کہ آپ یزید کے بارے میں کیا کہتے ہیں..

میں نے کہا نہ ہم اسے محبت کرتے ہیں نہ اسکو گالیاں دیتے ہیں، کیونکہ وہ کوئی اچھا اور صالح آدمی تو تھا نہیں کہ ہم اسے محبت کریں، اور رہی بات لعنت کی تو ہم کسی مسلمان کا نام لے کر لعنت نہیں کرتے (اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہم اسکو اچھا جانتے ہیں یا اسکی تائید کرتے ہیں) تو اسنے مجھ سے پوچھا: تم اس پر لعنت نہیں کرتے، کیا وہ ظالم نہیں تھا؟ کیا اس نے حسین رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا؟

میں نے اس سے کہا:

جب ہم کسی ظالم کا ذکر کرتے ہیں، اس جیسے، یا حجاج بن یوسف جیسے تو ہم وہی کہتے ہیں جو اللہ نے قرآن میں کہا ہے: اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر، اور ہمیں اچھا نہیں لگتا کے کسی کا نام لے کر اس پر لعنت کریں، ہمارے علماء کے ایک گروہ نے نام لے کر بھی یزید پر لعنت کی ہے اور یہ مسلک اجتہادی ہے، اگر چہ ہمیں یہ قول پسند ہے اور یہی اچھا اور احسن بھی ہے مگر جس نے حسین کو قتل کیا، یا ان کے قتل میں مدد کی، یا ان کے قتل پر رضا مند ہوا، اس پر لعنت ہو اللہ کی، اور فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی، اللہ نہ اسکا نفل قبول کرے نہ فرض

Presented by Ziaraat.Com

(امام ابن تیمیہ، مجموع فتاویٰ، جلد ٤، صفحہ ٤٨٧)

۲۷۔ امام شاہ ولی اللہ دہلوی

وَلَا يُمكن أَم يكون تَفْضِيل كل أحد من الْقرن الْفَاضِل على كل أحد من الْقرن الْمَفْضُول كَيفَ وَمن الْقُرُون الفاضلة اتِّفَاقًا من هُوَ مُنَافِق أَو فَاسق وَمِنْهَا الْحجَّاج. وَيزِيد بن مُعَاوِيَة. ومختار. وغلمة من قُرَيْش الَّذين يهْلكُونَ النَّاس وَغَيرهم مِمَّن بَين النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سوء حَالهم. وَلَكِن الْحق أَن جُمْهُور الْقرن الأول أفضل من جُمْهُور الْقرن الثَّانِي وَنَحْو ذَلِك.

اور ممکن نہیں کہ قرون فاضلہ کا ہر انسان بعد کے قرون سے افضل ہو، یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ قرون فاضلہ میں بلاتفاق ایسے لوگ بھی ہیں جو یا منافق ہیں، یا فاسق، جیسے حجاج بن یوسف، یزید بن معاویہ، اور مختار، یا قریش کے چھوکرے جنہوں نے لوگوں کو ہلاکت میں ڈالا..... لہذا حق یہی ہے کہ ان زمانوں کی اکثریت بعد والوں کی اکثریت سے افضل ہے

(حجۃ اللہ البالغہ، باب مناقب، جلد ۲، صفحہ ۳۳۳)

ودعاة الضلال يزيد بالشَّام ومختار بالعراق

اور گمراہی اور ضلالت کی طرف بلانے والوں میں شام میں یزید اور عراق میں مختار شامل ہیں۔

(حجۃ اللہ البالغہ، باب الفتن، جلد ۲، صفحہ ۳۳۰)

۲۸۔ سید احمد شہید

فی الحیقت رفاقت من رفاقت من نیست، بلکہ رفاقت رب العالمین است، ورفاقت جد من سید العالمین است،...... رفیق من از جنود حسین ابن علی است، ورفیق مخالف من از زمرہ یزید شقی..... ودر جنود یزید پلید خود را شمردن

Presented by Ziaraat.Com

حقیقت میں میرے ساتھی میرے ساتھی نہیں، بلکہ اللہ کے ساتھی ہیں، اور میرے جد امجد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں...اور میرے ساتھی حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے ہیں، اور میرے مخالفوں کا ساتھ دینے والے یزید بدبخت کے زمرہ میں آتے ہیں...اور خود کو یزید پلید کے لشکر میں شامل کرتے ہیں

(مکاتیب سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ نمبر ۱۴۹ اور ۱۵۰)

۲۹۔مولانا احمد رضا خان بریلوی

یزید پلید علیہ مایستحقہ عن العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہل سنت فاسق وفاجر وجریح الالکبائر تھا، اس قدر پر تمام آئمہ اہل سنت کا اتباق واتفاق ہے صرف اسکی تکفیر ولعن میں اختلاف فرمایا،

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ اور انکے اتباع وموافقین اسے کافر کہتے اور بتخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں......

یزید نے والی ملک ہوکر زمین میں فساد پھیلایا، حرمین طیبین، خود کعبہ معظّمہ اور روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں، مسجد کریم میں گھوڑے باندھے، انکی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے، تین دن مسجد نبوی بے اذان وبے نماز رہی، مکہ، مدینہ اور حجاز میں ہزاروں صحابہ اور تابعین بے گناہ شہید کیے، کعبہ معظّمہ پر پتھر پھینکے، غلاف شریف پھاڑا اور جلایا، مدینہ کی پاک پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کردیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے اب ودانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے ظلم سے پیاسا ذبح کیا، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تن نازنیں پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخان مبارک چور چور ہوگئے، سرور انور کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا حرم محترم مخدرات مشکوے رسالت حضور کے گھر کی پردہ دار بچیاں اور بچے قید کیا گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے،

Presented by Ziaraat.Com

اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین پر فساد کیا ہوگا، ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے، قرآن حکیم میں صراحتاً اس پر لعنت اللہ فرمایا لہٰذا امام احمد اور انکے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں

اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ لعن وتکفیر سے احتیاط سکوت فرماتے ہیں کہ اسے فسق وفجور متواتر ہے کفر متواتر نہیں بحال احتمال تکفیر بھی جائز نہیں

مگر اسکے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہلسنت کے خلاف ہے اور ضلالت و بدمذہبی صاف ہے

بلکہ انصافا یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شمع ہو

(فتاوی رضویہ، احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

۳۰۔مولانا عبدالحق حقانی

"ان کے بعد انکا بیٹا یزید بدبخت انکی جاے حاکم ہوا،"

"اس کمبخت کے بے دین ہونے میں کیا شک ہے"

(عقائد اسلام، از مولانا عبدالحق حقانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں)

اس کتاب پر مندرجہ ذیل اکابر علماء دیوبند کی تقریظات موجود ہیں۔مولانا قاسم نانوتوی، مولانا حبیب الرحمن عثمانی، علامہ انور شاہ کشمیری. مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیھم

۳۱۔مولانا رشید احمد گنگوہی

"تغلب یزید پلید کا مثل آفتاب روشن ہوگیا، اگر کور باطن نہ سمجھے تو کسی کا کیا قصور:

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ"

(ہدایۃ الشیعہ، صفحہ ۹۵)

۳۲۔مفتی عزیز الرحمن عثمانی

Presented by Ziaraat.Com

" راجع عند اہل سنت والجماعت عدم تکفیر وعدم لعنت یزید است، اگرچہ در ظلم و جور تعدی وفسق کلام نیست"

" اہلسنت والجماعت کے نزدیک رائج قول یہی ہے کہ یزید کی تکفیراوراس پر لعنت نہ کی جائے، ہاں اسکے ظلم، جبر، فسق وفجور میں کوئی شک نہیں"

(فتاویٰ دارالعلوم دیو بند، مرتبہ مفتی شفیع عثمانی)

۳۳ مولانا عبدالحی لکھنوی

" درحق یزید چگونہ اعتقاد باید داشت؟

مسلک اسلم آن ست کہ آں شقی را بمغفرت وترحم ہرگز یاد نباید کرد و بہ لعن او کہ در عرف مختص بکفار گشتہ زبان خود درا آلودہ نباید کرد"

یزید کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے؟

یزید کے متعلق اسلم ترین مسلک یہ کہ اس بدبخت شقی کو مغفرت اور رحمۃ اللہ کے کلمات سے ہرگز نہ یاد کیا جائے اور نہ اس پر لعنت کرکے اپنی زبان کو آلودہ کیا جائے"

(فتاویٰ عبدالحی، جلد ۳، مطبوعہ یوسفی لکھنؤ)

۳۴۔ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

" و یزید بے دولت از اصحاب نیست، در بدبختی او کرا سخن کارے کہ آن بدبخت کردہ ہیچ کافر فرنگ نکند، بعضی از علماء اہلسنت کہ در لعن او توقف کردہ اند نہ آنکہ از روے راضی اند، بلکہ رعائیت احتمال رجوع وتوبہ کردہ اند"

" یزید بدبخت صحابی نہیں ہے، اسکی بدبختی میں کیا کلام کہ اس نے وہ کیا جو کافر فرنگی بھی نہ کرسکیں، اور ہمارے اہلسنت کے بعض علماء نے جو اس پر لعنت سے توقف کیا ہے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ اسے راضی ہیں بلکہ وہ اس احتمال کی بنا پر اسکو چھوڑتے ہیں کہ شاید مرنے سے پہلے رجوع اور توبہ کرلی ہو"۔

Presented by Ziaraat.Com

(مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، صفحہ ۱۱۳، مطبوعہ ترکی)

۳۵۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی

"گروہ اہلسنت یزید بن معاویہ کو اس دور خیر و برکت میں جماعت صحابہ اور صالحین امت پر حکومت کرنے کا مستحق نہیں سمجھتا، اور ان کو اس دینداری اور تقویٰ کے معیار پر پورا اترتا نہیں پاتا جو ایک مسلمان حاکم اور فرمانروا کے لئے اس عہد میں ضروری تھا، بلکہ ان کو ان کو بہت سے ایسے مشاغل و عادات کا مرتکب و عادی جانتا ہے جو شرعی حیثیت سے قابل مذمت ہیں، پھر انہیں کے عہد میں واقعہ حرہ جیسا سنگین اور قابل شرم واقعہ پیش آیا جسکی کوئی تاویل ممکن نہیں ہے"

(مقدمہ حادثہ کربلا کا پس منظر)

۳۶۔ عالمِ اہلحدیث مولانا مودودی

مودودی صاحب خلافت وملوکیت ص ۱۷۹ تا ۱۸۱ میں فرماتے ہیں:

حضرت معاویہ کے عہد میں سیاست کو دین پر بالا رکھنے اور سیاسی اغراض کے لیے شریعت کی حدیں توڑ ڈالنے کی جو ابتداء ہوئی تھی۔ ان کیلیے اپنے نامزد کردہ جانشین یزید کے دور میں وہ بدترین نتائج تک پہنچ گئی۔ اس کے زمانہ میں تین ایس واقعات ہوئے جنہوں نے پوری دنیائے اسلام کو لرزہ براندام کر دیا۔

پہلا واقعہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ہے۔ بلاشبہ وہ اِعراق کی دعت پر یزید کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے تشریف لے جارہے تھے اور یزید کی حکوم انہیں برسرِ بگاوت سمجھتی تھی ہم اس سوال سے تھوڑی دیر کے لیے قطع نظر کیئے لیتے ہیں کہ اصولِ اسلام کے لحاظ سے حضرت حسین کا یہ خروج جائز تھا یا نہیں۔ اگرچہ ان کی زندگی میں اور ان کے بعد صحابہ وتابعین میں سے کسی ایک شخص کا بھی یہ قول ہمیں نہیں ملتا کہ ان کا خروج ناجائز تھا۔ صحابہ میں سے جس نے بھی ان کو نکلنے سے روکا تھا۔ وہ اس بنا پر تھا کہ تدبیر کے لحاظ

Presented by Ziaraat.Com

سے یہ اقدام نامناسب ہے۔ تاہم اس معاملے میں یزید کی حکومت کا نقطۂ نظر ہی صحیح مان لیا جائے تب بھی یہ تو امرِ واقعہ ہے کہ وہ کوئی فوج لے کر نہیں جا رہے تھے بلکہ ان کے ساتھ ان کے بال بچے تھے۔ اور صرف ۳۲ سوار اور چالیس ۴۰ پیادے۔ اسے کوئی شخص بھی فوجی چڑھائی نہیں کہہ سکتا۔ ان کے مقابلہ میں عمر بن سعد ابی وقاص کے تحت جو فوج کوفہ سے بھیجی گئی تھی اس کی تعداد ۴ ہزار تھی۔ کوئی ضرورت نہ تھی کہ اتنی بڑی فوج اس چھوٹی سی جمعیت سے جنگ ہی کرتی اور اسے قتل کر ڈالتی۔ وہ اسے محصور کر کے باآسانی گرفتار کر سکتی تھی۔ پھر حضرت حسین نے آخر وقت میں جو کچھ کہا تھا وہ یہ تھا کہ یا تو مجھے واپس جانے دو یا کسی سرحد کی طرف نکل جانے دو۔ یا مجھ کو یزید کے پاس لے چلو۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی بات نہ مانی گئی۔ اور اصرار کیا گیا کہ آپ کو عبید اللہ ابن زیاد (کوفہ کے گورنر) ہی کہ پاس چلنا ہوگا۔ حضرت حسین اپنے آپ کو ابن زیاد کے حوالہ کرنے کے لیے تیار نہ تھے کیونکہ مسلم بن عقیل کے ساتھ جو کچھ وہ کر چکے تھے اور وہ میدانِ جنگ میں تنہا رہ گئے تھے۔ اس وقت بھی ان پر حملہ کرنا ضروری سمجھا گیا اور جب وہ زخمی ہو کر پڑے تھے اس وقت ان کو ذبح کیا گیا حتی کہ ان کی لاش پر سے کپڑے تک اتار لیے گئے۔ اور اس پر گھوڑے دوڑا دیئے اور اسے روندا گیا۔ اس کے بعد ان سمیت تمام شہدائے کربلا کے سر کاٹ کر کوفہ لے جائے گئے اور ابنِ زیاد نے نہ صرف برسرِ عام ان کی نمائش کی اور جامع مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا کہ:

الحمد اللہ الزی اظہر الحق و اھلہ و نصر امیر المومنین یزید و حزبہ وقتل الکذاب اب الحسین بن علی و شیعتہ۔

پھر یہ سارے سر یزید کے پاس دمشق بھیجے گئے اور اس نے بھرے دربار میں ان کی نمائش کی۔ فرض کیجئے کہ حضرت حسین یزید کے نقطہ نظر کے مطابق برسرِ بغاوت ہی تھا تب بھی کیا اسلام میں حکومت کے خلاف خروج کرنے والوں کے لیے کوئی کانون نہ تھا؟ فقہ کی تمام مبسوط کتابوں میں یہ لکھا ہوا موجود ہی۔ مثال کے طور پر صرف بدائیہ اور اس کی

Presented by Ziaraat.Com

شرح فتح القدیر باب البغاۃ میں اس کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اس قانون کے لحاظ سے دیکھا جائے تو وہ ساری کاروائی جو میدان کربلا سے لے کر کوفے اور دمشق کے درباروں تک کی گئی اس کا ایک ایک جز قطعاً حرام اور سخت ظلم تھا۔ دمشق کے درباروں میں جو یزید نے کیا اور کہا اس کے متعلق روایات مختلف ہیں۔لیکن ان سب روایتوں کو چھوڑ کر ہم یہی روایت صحیح مان لیتے ہیں کہ وہ حضرت حسین اور ان کے ساتھیوں کے سر دیکھ کر آب دیدہ ہو گیا اور اس نے کہا کہ میں حسین کے قتل کے بغیر بھی تم لوگوں کی طاعت سے راضی تھا۔ اللہ کی لعنت ہو ابن زیاد پر خدا کی قسم اگر وہ وہاں ہوتا تو حسین کو معاف کر دیتا اور یہ کہ خدا کی قسم اے حسین میں تمہارے مقابلے میں ہوتا تو تمہیں قتل نہ کرتا۔

پھر بھی یہ سوال لازمً پیدا ہوتا ہے کہ اس ظلم عظیم پر اس نے اپنے سر پھرے گورنر کو کیا سزا دی؟ حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کے اس نے ابن زیاد کو نہ کوئی سزا دی نہ اسے معزول کیا نہ اسے ملامت ہی کا کوئی خط لکھا۔ اسلام تو خیر بد جہاں بلند چیز ہے یزید میں اگر انسانی شرافت کی کوئی بھی رمق ہوتی تو وہ سوچتا کہ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پورے خاندان پر کیا احسان کیا تھا۔ اور اس کی حکومت نے ان کے نواسے کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

۷۳۔ عالمِ اہلسنت مولانا شفیع اوکاڑوی کی تحقیق

منتخب از امام پاک اور یزید پلید؛ امام پاک اور یزید پلید ص ۱۴۵ تا ۱۵۰ اوکاڑوی صاحب اپنی کتاب میں سوال نمبر ۵ کے جواب میں لکھتے ہیں۔

سوال نمبر ۵: یزید نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا۔ اور نہ وہ اس سے راضی تھا لہذا قتل حسین اور اسکی رضا کی نسبت یزید کی طرف کرنا غلط ہے کیا یہ درست ہے!

شفیع اوکاڑوی صاحب کا جواب:

Presented by Ziaraat.Com

یہ کہنا غلط ہے کہ یزید پلید نے امام کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ وہ اس سے راضی تھا۔ بلکہ سب کچھ اس کے حکم اور اسکی رضا سے ہوا چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی صاحب شرح عقائد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

والحق ان رضاء یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذالک واھانۃ اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم مما تواتر معناہ وانکان تفاصیلہا احادًا

(شرحِ عقائد نسفی ص ۱۰۴)

اور حق یہ ہے کہ یزید کا حضرت حسین کے قتل پر راضی اور خوش ہونا اور اھل بیت نبوت صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کی اہانت کرنا ان میں سے ہے جو تواتر معنوں کے ساتھ ثابت ہیں۔ اگرچہ انکی تفاصیل احاد ہیں۔

ان عبارات سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ بلاشبہ امام عالی مقام کا قتل یزید کی رضا اور اسکے حکم سے ہوا تھا۔ اور پھر ابن زیاد بدنہاد جس کو یزید نے کوفہ کا گورنر مقرر ہی اس لیے کیا تھا کہ وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا اثر جو اہل کوفہ پر ہے ختم کرے اور اس سلسلے میں اسکو جو کچھ بھی کرنا پڑے وہ کرے خود ابن زیاد کو شھادت اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی اور امام اھل سنت علامہ تفتازانی صاحب شرح عقائد نسفی اور علامہ حافظ ابن کثیر اور شیخ محقق کے بیان کے بعد یہ شبہ بالکل زائل ہوجاتا ہے کہ امام عالی مقام کا قتل یزید کی مرضی اور حکم سے نہیں ہوا اور واقعہ کربلا کی زمہ داری اس پر عائد نہیں ہوتی۔ معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی اس حقیقت کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کوئی فوجی افسر یا کسی صوبہ کا گورنر محض اپنی مرضی اور رائے سے ملک کے امیر کے حکم یا اس کی مرضی کے بغیر ملک کی عظیم ترین شخصیت کو قتل نہیں کرسکتا۔ خاندانِ رسالت کی عظیم ترین ہستیاں یعنی حضرت امام حسین اور ان کے عزیزوں واقارب اور رفقاء کا قتل یزیدی فوج کے کسی افسر یا صوبہ کے گورنر کا ذاتی فعل نہیں ہوسکتا۔

Presented by Ziaraat.Com

حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ یزید کے حکم اور رضا سے ہوا اور اسکی پوری پوری ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے۔قرآن کریم میں اسکی نظیر موجود ہے۔دیکھئے فرعون نے اپنے ہاتھوں سے بنی اسرائیل کے تمام بچوں کا قاتل اور ذبح اسی کو قرار دیا کیونکہ تمام بچے اسی کے حکم سے ذبح کیے گئے تھے۔

چنانچہ فرمایا:

یذبح ابناء کم ویستحی نساء کم

(اے اسرائیلیو! جبکہ فرعون) تمہارے بچوں کو ذبح کرتا اور تمھاری بیویوں کو زندہ چھوڑتا تھا۔ثابت ہوا کہ جس کے حکم اور رضا سے قتل ہوا اس حاکم کو حکماً قاتل ہے کہا جائے گا۔لہذا یہ کہنا غلط ہے کہ یزید حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل سے راضی نہ تھا اور نہ یہ قتل اس کے حکم اور رضا سے ہوا۔ بلکہ بلاشبہ یہ سب کچھ یزید پلید کے حکم اور رضا سے ہوا۔

۳۸۔ابوالرضا اللہ بخش

اللہ بخش صاحب نے اپنی کتاب فاتح کربلا صفحہ ۳۱۸ تا ۳۱۹ میں درج کیا ہے کہ:

تاریخ طبری صفحہ ۳۳۸ جلد ۵ میں ہے۔یزید نے گورنر مدینہ ولید بن عتبہ کو لکھا بیعت کے سلسلے میں حسین رضی اللہ تعالی عنہ،عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو پوری سختی کے ساتھ پکڑے اور جب تک یہ لوگ بیعت نہ کرلیں انہیں رخصت نہ ملنے پائے۔

مروان کا مشورہ:۔اخبار الطول صفحہ ۲۷۷ میں ہے مروان نے گورنر مدینہ کو مشورہ دیا تم پر لازم ہے کہ اسی وقت حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو بلوالو اگر وہ دونوں بیعت کرلیں تو خیر ورنہ دونوں کے گردنیں ماردو۔تاریخ طبری صفحہ ۳۴۰ جلد ۵ اس شخص (حسین رضی اللہ عنہ) کو قید کر اور جب تک یہ بیعت نہ کرے یا اس کا سر نہ قلم کردیا جائے یہ تیرے پاس سے نکلنے نہ پائے۔

Presented by Ziaraat.Com

امام ابن حزم ظاہری نے اپنی کتاب جمرۃ انساب العرب صفحہ ۱۱۲ (جس کے حوالے اکثر عباسی یزیدی نے اپنی کتاب خلافت و یزید میں دیئے ہیں) صاف تصریح کی ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا اصل قاتل یزید ہے کہ اس کے حکم سے امام کی شہادت عمل میں آئی اس دور کے ناصبی اب یزید کو اس خون سے بری ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں حالانکہ اصل قاتل یہی ہے

ایک دیوبندی مولوی کا فیصلہ:۔عبدالرشید نعمانی دیوبندی اپنی کتاب حادثہ کربلا کا پس منظر صفحہ ۲۴۶ میں لکھتا ہے:

تمام اہل سنت اسی پر متفق ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ خلیفہ راشد تھے اور جو لوگ ان سے برسرِ جنگ رہے وہ خطا پر تھے حضرت معاویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت نہ کرکے (اجتہادی) غلطی کی اور وہ (معاویہ) خلیفہ راشد نہ تھے۔ان کا بیٹا مزید ظالم و جابر حکمران تھا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر اور وہ تمام صحابہ کرام جو جنگ حرہ میں شہید ہوئے اور جنہوں نے یزید کے تسلط واقتدار کو برہم کرنے کی کوشش کی وہ سب حق کے داعی اور خیر کے علمبر دار تھے۔صفحہ ۲۵۱ پر لکھا:

یزید کی شخصیت کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کہ علمائے اہل سنت میں اس پر اتفاق ہے کہ وہ فاسق وظالم تھا البتہ اختلاف ہے تو اس بارے میں ہے کہ اس کو کافر قرار دیا جائے یا نہیں (بعض علماء کافر کہتے ہیں) اور اس پر لعنت کرنا روا ہے یا اس سے احتیاط کرنا بہتر ہے (اکثر علماء جواز لعن کے قائل ہیں) اب ایسے شخص کو جنتی جتانا اور اس کی تعریف کے گن گانا ضلالت نہیں تو اور کیا ہے؟

مولف: میں کہتا ہوں امیر المؤمنین امام علی علیہا السلام سے جو برسرِ جنگ رہا وہ کافر ہے۔یہ اجتہادی غلطی ہو ہی نہیں سکتی۔دوسری بات یہ کہ رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ و اولادِ علیؑ سے جنگ کو خود سے جنگ اور خود سے جنگ کو خدا سے جنگ قرار دیا ہے۔اورحیف ہے ان میں سے بعض کے عقیدے پر کہ یزید کا کفر ان سے ثابت نہیں ہو رہا جبکہ یہ بات

Presented by Ziaraat.Com

واضح ہے کہ یزید سردارِ جنت کا قاتل اور نبی کی بیٹیوں کو بازاروں میں ننگے سر پھرانے والا ہے۔ جو نبی کی حرمت کو یوں پامال کرے اسکو کافر کہنے میں شک و تردد کا شکار صرف وہی ہوسکتا ہے جسکا خود کا ایمان کمزور ہو بلکہ یہ تو کافروں سے بھی بدتر ہے۔

۴۰۔ مولانا طاہر القادری

طاہر القادری صاحب اپنی کتاب شہادت امام حسین صفحہ ۶۱ تا ۶۳ میں کربلا کہ واقع کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

الغرض اس قسم کی گفتگو اور واقعات دربار یزید میں پیش آئے اس کے بعد بدبخت نے خوشی منائی اور فخر کیا۔ ابن زیاد کو انعام و اکرام دیا لیکن بعد میں جب اس نے دیکھا کہ لوگوں کے تیور بدل رہے ہیں اور جس اقتدار کی خاطر اس نے یہ سارے مظالم ڈھائے ہیں وہ خطرے میں ہیں اور لوگ اس سے سخت نفرت کرنے لگ گئے ہیں تو اس نے فوراً پینترا بدلا اور بھولا مسکین بن کر کہنے لگا۔

برا ہو ابنِ زیاد کا جس نے میدان کربلا میں اھلِ بیت کی توہین کی اور ان کے چیدہ چیدہ افراد کو قتل کیا اور نہایت سفا کی اور بے رحمی کا ثبوت دیا، میں اس کے اس فعل پر خوش نہیں ہوں اگر وہ حسین کو زندہ لے آتا تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی مگر اس ستمگر نے بہت جبر کیا ہے اور ظلم وستم کی انتہا کردی ہے خدا اس پر لعنت کرے وہ بڑی لعنت و ملامت کا مستحق ہے۔

یزید کی ان منافقانہ باتوں کی بنیاد پر بعض کوتاہ اندیش اس غلط فہمی کا شکار ہوگئے ہیں کہ وہ قتل حسین سے خوش نہ تھا اور اسے واقعہ سے بے حد صدمہ پہنچا۔

ایسی سوچ رکھنے والے سے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر وہ ابن زیاد کی اس کاروائی سے ناخوش تھا تو پھر ان سے اور ابن سعد سے قصاص کیوں نہ لیا؟

چلو قتل کا قصاص لینا دور کی بات ہے ان دونوں کو معزول کیوں نہ کیا؟

Presented by Ziaraat.Com

یا ان کے عہدوں میں کمی کیوں نہ کی؟

ان سب صورتوں کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے ان سے باز پرس تک نہ کی نہ کوئی سزا دی۔

یہ صورت حال اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اندر سے خوش تھا ان کی کاروائی کو حق بجانب جانتا تھا۔ بعد میں اس نے جو مگر مچھ کے آنسو بہائے اور چکنی چپڑی باتیں کیں وہ سب اپنے سیاسی انجام سے بچنے اور اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے تھیں۔ کیوں کہ قتل حسین نے اس کے تخت اقتدار کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ بعد ازاں اس ظالم نے امام عالی مقام کے سر اور باقی سروں کے بارے میں کہا کہ انہیں دمشق کے بازاروں میں پھرایا جائے۔ کیا یہی یزید جو قتل حسین پر خوش نہیں ہے اگر خوش نہیں تو پھر کیا قتل حسین کے بعد کوئی گنجائش رہ گئی تھی جو اس نے سروں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا۔

یزید پلید ابن زیاد اور ابن سعد کی سفا کانہ کارگردگی سے بدل وجاں خوش تھا اور محض اوپر سے لیپا پوتی کر رہا تھا۔ تا کہ لوگ بدظن نہ ہو جائیں اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اھل بیت کے قافلے کو دمشق کے بازاروں میں پھرایا گیا شہداء کے سروں کی نمائش کی گئی اور نیزوں پر لٹکے ہوئے ان سروں کا جلوس بھی نکالا گیا۔

۴۱۔ مفتی محمد طیب مرحوم

محمد طیب صاحب نے اپنی کتاب شہیدِ کربلا اور یزید میں صفحہ ۱۲۵ تا ۱۲۹ میں صاحبِ کتاب خلافت معاویہ و یزید صدیقی صاحب کو جوابات دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یزید کا ذاتی فسق و فجور بھی کچھ کم نہ تھا۔ دیانات میں اسکا قصور اور فتور حافظ ابن کثیر فقیہ الھراسی وغیرہ نے نہایت صفائی اور فصاحت سے نقل کیا ہے جو کسی موقعہ پر آئے گا، لیکن جس فسق نے اسے مبغوض خلائق بنایا وہ اس کا اجتماعی رنگ کا فسق تھا جس نے امت میں فتور پیدا کر دیا۔ ذاتی فسق سے تو محض ذات تباہ ہو جاتی ہے لیکن اجتمائی فسق سے امت اور

Presented by Ziaraat.Com

اجتماعیت تباہ ہو کر رہ جاتی ہے اس لئے علماء اور فقہاء نے زیادہ تر یزید کے اسی فسق کا ذکر کیا ہے اور اسی پر احکام مرتب کئے ہیں پھر اس میں بھی قبیح ترین فسق جس نے امت میں اس کی طرف سے ذہنی اشتعال پیدا کر دیا وہ قتل حسین سے جو اسکی امارت کا شاہکار ہے۔

..... کیا حضرت حسین کے چہرہ مبارک کو چھڑی سے چوکا لگانا قتل حسین سے ناخوشی اور نارضائی کی دلیل ہوگئی؟ اور یہ گستاخانہ نازیبا اور تحقیر آمیز رویہ وہ شخص اختیار کر سکتا ہے۔ جو اس قتل سے ناخوش ہو یا وہ کرے گا جو دل انتہائی خوشی کے جزبات لئے ہوئے ہو۔

بلاشبہ یزید کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک سے یہ تحقیر آمیز رویہ جو ایک دشمن کے ساتھ کیا جاتا ہے کسی طرح بھی اس قتل سے یزید کی ناخوشی کا ثبوت نہیں بن سکتا بلکہ رضا کی کھلی علامت ہے۔ اس لئے قسطلانی کی روایت اور تفتازانی کا قول جو اوپر نقل کیا گیا ہے اس روایت سے کافی مضبوط ہو جاتا ہے کہ یزید قتل حسین سے راضی اور خوش تھا۔

حافظ ابن کثیر نے یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ حضرت حسین کا سر یزید کے پاس لے جانے کے بارہ میں علماء کا اختلاف ہے ترجیح سر کے لیجانے کو دے ہے اور پھر بطور استشہاد ابومخنف اور ابی الدنیا کی روایتیں پیش کی ہیں جنکو بلا جرح قبول کیا ہے ان میں سے ہم ابن ابی الدنیا کی روایت ابن کثیر سے پیش کر رہے ہیں۔

گو عباسی صاحب نے تو سرے سے حضرت حسین کے سر کو تن سے جدا کئے جانے کا انکار کر دیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ان کا سر مبارک ابن زیاد کے پاس بھی نہیں آیا چہ جائے کہ یزید کے پاس لیجایا جاتا اور اسے دیکھ کر خوش ہونیکی نوبت آتی جس کو ابن ابی الدنیا کی روایت سے ابھی پیش کیا گیا چنانچہ وہ کربلا کے معرکے کے متعلق فرماتے ہیں۔

نہ کوئی باقائدہ جنگ ہوئی نہ مقتولین کے سر جسم سے جدا ہوئے نہ ان کی تشہیر کی گئی۔ وہ

Presented by Ziaraat.Com

ایک حادثہ مخزون تھا جو یکا یک پیش آ گیا اور گھنٹے آدھ گھنٹے میں ختم ہو کر فریقین کے مقتولین کی نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیا تھا۔

(خلافت معاویہ و یزید ص ۲۶۵)

۴۲۔صاحبزادہ سید افتخار الحسن

افتخار الحسن صاحب اپنی کتاب کفرِ یزید صفحہ ۳۶۔۳۸ میں فرماتے لکھتے ہیں۔

روی انہ شرب الخمر وفسق فی دینہ

اور یزید کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ وہ شراب پیتا تھا اور اس نے دین میں فسق بھی کیا۔۔۔۔۔۔

وقیل قد تواتر ان یزید ارسل الجند علی الحسین فقتلوہ......

اور تواتر سے یہ بھی ثابت ہے کہ یزید نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ پر لشکر کشی کی اور پھر انہوں نے امام پاک کو قتل کر دیا۔۔۔۔۔

ان حقائق کی روشنی میں بھی۔۔۔۔۔۔یزید کے ان وفادار ساتھیوں کا یہ کہنا کہ؛

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے یزید کا کوئی تعلق نہیں ہے۔کتنی کھلی ہوئی گمراہی ہے اور بے ادبی بھی!

یہ حقیقت پوری طرح واضح ہو چکی ہے کہ میدان کربلا میں اہلبیت اطہار اور خاندان نبوت کے شہزادوں پر ظلم وستم ہوا وہ سب یزید کے حکم سے ہوا۔۔۔۔

البدائیہ والنہائیہ۔۔۔جلد ۸۔۔۔صفہ ۳۳۶/۳۳۵ پر علامہ ابن کثیر نے یزید کے فسق و فجور اور کفر الحاد کی جو تفصیل لکھی ہے اور اس کی ضلالت و گمراہی اور اس کی عیاشیوں فحاشیوں اور بدمعاشیوں کی جو گھناؤنی تصویر پیش کی ہے وہ ان خارجی و نجدی مولویوں کے لئے درس عبرت ہے۔۔۔۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔۔۔۔۔کہ

Presented by Ziaraat.Com

ان یزید قد اشتھر بالمعروف وشرب الخمر واتخذ ا الغلما والقیان۔۔۔۔وما من یوم الاصبح فیہ مخمورا وکان اخدات القرد حزن علیہ۔۔۔۔

یزید راگ رنگ کا متوالا تھا اور شراب بھی پیتا تھا اور اپنے پاس حسین دوشیزاؤں اور گانے والی جوان لڑکیوں کو رکھتا تھا اور خوبصورت لڑکوں کو بھی اپنے پاس رکھتا تھا اور صبح اٹھتا تو شراب کے نشہ میں مدمست ہوتا تھا کتوں کا شکاری تھا اور بندروں کے سروں پر سونے کی ٹوپیاں پہنا تا تھا اور جب کوئی بندر مرجاتا تو اسکا سوگ منا تا تھا۔

علامہ ابن حجر مکی اپنی کتاب صوائق المحرقہ ص ۱۳۴ میں یزید کے بیٹے کا بیان جو اس نے اپنے باپ کے متعلق دیا ہے اس کی تفصیل اسطرح لکھتے ہیں۔

کہ پھر میرے باپ کو حکم بنایا گیا۔۔

وقد کان عنبرا اھل

حلانکہ وہ اس کا اھل نہیں تھا۔۔۔

نقصت عمرہ

اس کی عمر کم ہوگئی۔

وصارنی قبرہ معتو بابذنوبہ

اور وہ اپنے گناہوں کے سبب قبر میں مبتلائی عذاب ہو چکا

وقد قتل عترت رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اور اس نے عترتِ رسول کو قتل کیا

ویباحالخمر وخرب الکعبة

اور اس نے یعنی میرے باپ نے شراب کو حلال کیا اور خانہ کعبہ کی بے حرمتی کی۔

علامہ ابن کثیر اور علامہ ابن حجر المکی نے یزید کی جن بداعمالیوں۔۔۔بداخلاقیوں اور بدکرداریوں کو جن کھلے انداز میں بیان کیا ہے اور۔۔۔۔

یزید کے بیٹے کا بیان اپنے باپ کے متعلق لکھتے ہوئے اس کی ضلالت وگمراہی اور

Presented by Ziaraat.Com

عیاشی وبدمعاشی کا جونقشہ پیش کیا ہے کیا اس کے بعد بھی کسی شریف انسان کی یہ جرأت ہوسکتی ہے۔۔۔۔کہ

وہ یزید جیسے فاسق وفاجر اور ظالم وبے دین انسان کو متقی۔۔۔امام برحق پیدائشی جنتی اور کامل مومن سمجھے

ا:۔۔۔مزے کی بات تو یہ ہے کہ یزید کا اپنا حقیقی بیٹا تو اپنے باپ کو مسلمان کا حاکم بننے کا اھل نہیں سمجھتا لیکن پاکستان کے خارجی ونجدی مولوی اسے امیر المومنین اور خلیفہ برحق مانتے ہیں۔۔۔۔

۲:۔۔۔اور پھر۔۔۔۔یزید کا بیٹا تو اپنے باپ کے خلاف بیان دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔کہ

میرے باپ کو گناہوں کے سبب قبر میں عذاب ہورہا ہے لیکن پاکستان کے بے ادب اور اہلبیت کے دشمن نجدی لوگ اسے پیدائشی جنتی تسلیم کرتے ہیں۔۔۔

۳:۔۔۔یزید کا بیٹا تو کھلے الفاظ میں اقرار کرتا ہے کہ میرے باپ نے عترت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا۔۔۔۔خانہ کعبہ کی بے حرمتی کی شراب کو حلال کیا لیکن اس کی صفائی کے گواہ۔۔۔اس کے حواری۔۔۔اس کے خیر خواہ اور وفادار لوگ اسے قتل حسین سے بری الزمہ مانتے ہیں اسے ایک شریف اور معزز انسان سمجھتے اور امام برحق تسلیم کرتے ہیں۔۔۔۔

۴۳۔مولانا عبدالرشید نعمانی

عبدالرشید نعمانی صاحب اپنی کتاب یزید کی شخصیت اہلسنت کی نظر میں۔صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴ پر لکھتے ہیں:

اہل بیت سے جنگ کرنا ایسی مزموم حرکت ہے کہ جس کی مزمت پر تمام اہل سنت کا اتفاق ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

چنانچہ محدث ملا علی قاری مشکوۃ کی شرح مرقاۃ میں لکھتے ہیں:

اہلبیت کی فضیلت اور ان سے جنگ کرنے والوں کی مزمت علماء اہلسنت اور اکابر ائمہ امت کے نزدیک متفق علیہ ہے

(ج ۱۱ص ۳۸۷)

پھر مولانا صاحب یزید کے بارے میں اس کے بیٹے کی شہادت لکھتے ہیں۔

یزید کے بارے میں سب سے بڑی شہادت خود اس کے گھر والوں کی موجود ہے۔حقیقی بیٹے سے زیادہ باپ کے حالات سے اور کون واقف ہوسکتا ہے اور پھر بیٹا بھی وہ جو نہایت صالح ہو اب دیکھئے معاویہ بن یزید رحمۃ اللہ تعالی اپنے باپ کے بارے میں کیا شہادت دیتے ہیں۔ یزید کی یہ سعادت مند بیٹے جب متولی خلافت ہوئے تو انہوں نے برسرِ منبر اپنے باپ یزید کے بارے میں جو اظہار خیال کیا وہ یہ ہے:

میرے باپ نے حکومت سنبھالی تو وہ اس کا اہل ہی نہ تھا۔اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے سے نزاع کی آخر اس کی عمر گھٹ گئی اور نسل ختم ہوگئی اور پھر وہ اپنی قبر میں اپنے گناہوں کی زمہ داری لے کر دفن ہو گیا یہ کہہ کر رونے لگے پھر کہنے لگے جو بات ہم پر سب سے زیادہ گراں ہے وہ یہی ہے کہ اس کا برا انجام اور بری عاقبت ہمیں معلوم ہے (کیونکر نہ ہو جبکہ) اس نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت کو قتل کیا شراب کو مباح کیا۔ بیت اللہ کو برباد کیا اور میں نے خلافت کی حلاوت ہی نہیں چکھی تو اس کی تلخیوں کو کیوں جھیلوں اس لیے اب تم جانوں اور تمہارا کام خدا کی قسم اگر دنیا خیر ہے تو ہم اس کا بڑا حصہ حاصل کر چکے اور اگر شر ہے تو جو کچھ ابوسفیان کی اولاد نے دنیا سے کما لیا وہ کافی ہے۔

(الصوائق المحرقہ ص ۱۳۴ مطبوعہ مصر)

نیز رشید نعمانی صاحب آگے یزید کے بارے میں ابن زیاد کی شہادت لکھتے ہیں کہ:

اور یزید کے خاص الخاص شریک کار اس کے برادرِ عمزاد (شرطیکہ استلحاق زیادہ صحیح

Presented by Ziaraat.Com

ہو) عبیداللہ بن زیاد کے الفاظ ملاحظہ ہوں جن کو امام اہل السنۃ امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ بسند ذیکل نقل فرمایا ہے۔

حدثنا ابن حميد قال حدثنا جرير عن مغيرة قال: كتب يزيد الى ابن مرجانة ان اعزا ابن الزبير فقال لا أجمعها لفاسق أبدًا اقتل ابن بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم واغزو البيت وقال وكانت أمه مرجانه امرأة صدق فقالت لعبيد الله حسين قتل الحسين عليه السلام ويلك ماذا اصنعت وماذا ركبت

یزید نے ابن مرجانہ (عبیداللہ ابن زیاد) کو لکھا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جنگ کرو تو ابن زیاد نے کہا کہ میں اس فاسق (یزید) کی خاطر دونوں برائیاں اپنے نامہ اعمال میں کبھی جمع نہیں کر سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو قتل کر چکا اب خانہ کعبہ پر بھی چڑھائی کروں مغیرہ کا بیان کہ مرجانہ اس ماں بھلی عورت تھی جب عبیداللہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا تو اس نے اس سے کہا تھا کہ تجھ پر افسوس تو نے یہ کیا کیا اور کیا کر ڈالا۔

(تاریخ طبری ج ۵ ص ۴۸۳۔۴۸۴)

۴۴۔ عاشق باٹھ صاحب

عاشق باٹھ صاحب کتاب یزید دلائل کے آئینہ میں صفحہ ۴۲ میں حدیث قسطنطنیہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس مسئلہ میں علامہ سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ وضاحت فرماتے ہیں بے شک یزید نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر کے کفر کیا ہے اور اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ وہ شخص ضرور ملعون ہے جس نے آپ کو قتل کیا یا آپ کے قتل کا حکم دیا یا آپ کے قتل کی

Presented by Ziaraat.Com

اجازت دی اور آپ کے قتل پر راضی ہوا اور بات یہ ہے کہ بے شک یزید امام عالی مقام کے قتل پر راضی ہوا اور اس پر خوشی کا اظہار کیا۔

اور اہل بیت اطہار کی توہین کی اور یہ بات معنوی لحاظ سے تواتر کو پہنچ چکی ہے اگرچہ اس کی تفصیل احاد ہیں پس ہم صرف اس کی لعن میں توقف نہیں کرتے بلکہ ہم تو اس کے ایمان میں توقف کرتے ہیں۔ اللہ کی لعنت ہو اس پر اور اس کے تمام مددگاروں پر اور اس کے تمام ساتھیوں پر۔

(ارشاد الساری شرح بخاری جلد ۵ ص ۱۰۴)

غیر مقلد حضرات کے مایہ ناز محدث علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں اس حدیث سے بعض نے نکالا کہ یزید کی خلافت صحیح ہے اور وہ جنتی ہے میں کہتا ہوں اس حدیث سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ یزید کی خلافت صحیح ہے کیونکہ جب اس نے قسطنطنہ پر حملہ کیا تو امیر معاویہ زندہ تھے ان کی خلافت تھی اور انکی خلافت بلا اتفاق صحیح ہے کیونکہ امام برحق امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو خلافت تفویض کی تھی۔

مدینہ منورہ پر چڑھائی کی حرم محترم میں گھوڑے باندھے مسجد نبوی اور قبر شریف کی توہین کی ان گناہوں کے بعد بھی کوئی یزید کو مغفور کہہ سکتا ہے۔ علامہ قسطلانی نے کہا ہے کہ یزید امام حسین کے قتل پر خوش ہوا اور اہانت اھل بیت پر خوشی کا اظہار کیا اور یہ امر متواتر ہے اس لئے ہم اس کے بارے میں توقف نہیں کرتے بلکہ اس کے ایمان میں بھی ہمیں کلام ہے۔ اللہ کی لعنت اس پر اور اس کے تمام مددگاروں پر۔

(تیسر الباری شرح بخاری ۱۱ ص ۹۲ وحید الزمان)

۵۴۔ منتخب از کتاب الامام الحسین فی الفکر المسیحی

کتاب الامام الحسین فی الفکر المسیحی میں مترجم کتاب کاظم شہیدی صاحب ابن تیمیہ کو جواب دیتے ہیں ملاحظہ کیجیے:

Presented by Ziaraat.Com

ابن تیمیہ اپنی کتاب راس حسین میں لکھتا ہے:

یزید بالکل بے گناہ تھا وہ قتل حسین کا اعادہ نہیں رکھتا تھا:

وہ مستند روایات جو اہل سنت کے معتبر منابع میں بھی موجود ہیں اور ثقہ راویوں سے نقل ہوئی ہیں ان کی رومیں ابن تیمیہ کی یاد گوئی ملاحظہ کیجئے۔

یہ ساری روایتیں اور ساری باتیں خود ساختہ ہیں اور بیچارے یزید پر تہمت و افتراء کے سواء اور کچھ نہیں یزید کو اصلاً قتل حسینؑ کی خبر ہی نہیں تھی اور وہ قطعاً نہیں چاہتا تھا کہ امام حسین قتل کئے جائیں۔

ابن تیمیہ مزید کہتا ہے:

یزید نے نعمان ابن بشیر کو حکم دیا تھا کہ ایک شخص کو کارواں کے ہمراہ مدینہ بھیجا جائے اس طرح کہ علی ابن حسین بھی ان کے ہمراہ موجود ہوں۔ یزید نے خاندانِ اھل بیت کی مستورات کو اپنے پرداسرا میں جگہ دی۔ قصر شاہی کی خواتین نے مسلسل تین دن تک اپنے محل میں مجلس عزاداری منعقد کی اور غمِ حسین میں روتی رہیں اور یزید علی بن حسین اور اپنے بھائی عمر کے ساتھ ایک دسترخوان پر کھانا کھایا کرتا تھا۔ وہ اس قافلے کو مدینہ کی طرف روانہ کرنے لگا تو علی بن حسین سے کہا:

ابن سمیہ (عمرو بن سعد) پر خدا لعنت کرے جو اس نے کیا میں اس پر راضی نہیں تھا اور اگر میں آپ کے بابا کے ساتھ ہوتا تو وہ مجھ سے جو کچھ مانگتے اس سے کہیں زیادہ انھیں عطاء کرتا خواہ اس کے بدلے میں بیٹے ہی کیوں نہ مار دئے جاتے لیکن تقدیر الٰہی یہی تھی جو آپ نے دیکھی۔

(ابن تیمیہ کو جواب بالصواب) از مترجم

(۱) امیر شام کو اپنی زندگی میں اس بات کا کھٹکا لگا رہتا تھا کہ یزید حکومت بنانے کے بعد امام حسین سے جنگ کی حماقت کرے گا اسی لیے اس نے اپنی عمر کے آخری لحظات میں یزید کو وصیت کی نواسہ رسول امام حسین کے ساتھ جنگ نہ کرنا!

Presented by Ziaraat.Com

ورنہ وہ تیرے ہی خلاف تمام ہوگی بلکہ اگرتو اس پر غلبہ پالے تو اسے معاف کر دینا! جیونکہ وہ نواسۂ رسول ہے اور دنیائے عرب میں ان کا بڑا مقام ہے۔

(۲) یزید نے اپنی حکومت کی ابتداء ہی میں اپنے باپ کی آخری وصیت کو پس پشت ڈالتے ہوئے والی مدینہ کو دوٹوک الفاظ میں لکھا کہ امام سے بیعت کا مطالبہ کرے اگر وہ بیعت کر لیں تو ٹھیک ورنہ ان کا سر قلم کر کے میرے پاس بھیج دے۔

اس خط کو شیعہ سنی محققین نے اپنے منابع میں ذکر کیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یزید پہلے دن سے قتل امام کا ارادہ رکھتا تھا۔

(۳) امام حسین کا ایک مشہور شعر ہے جس میں امام عالی مقام نے اسی بات کو اپنے الفاظ میں دہرایا:

ان الدعی ابن الدعی قد کزنی بین اثنتین بین السلۃ والذلۃ ھیھات منا الذلۃ۔

بدچلن کے بدچلن بیٹے نے مجھے دو چیزوں کے درمیان مجبور کر دیا ہے۔ ذلیلانہ بیعت یا مظلومانہ شہادت لیکن میری نگاہ امامت میں اس فاسق وفاجر کی بیعت میں ذلت ہے۔

اور مظلومانہ شہادت میں عزت اور عزت کی موت کو ذلت کی بیعت پر ترجیح دیتا ہوں۔

پس امام کی زبانی معلوم ہوا کہ بیعت کرنے کی صورت میں یزید قتلِ حسین سے کم کسی چیز پر راضی نہیں تھا۔

(۴) جب اسراء اہلبیت کا لٹا ہوا قافلہ شام میں داخل ہوا اس حالت میں کہ شہیدوں کے سر نیزوں پر بلند تھے اور یہ نابکار اپنے محل کے اوپر بیٹھ کر اس سارے منظر کا نظارہ کر رہا تھا تو اس نے یہ اشعار پڑھے:

لیت اشیاخی ببدر شھدوا

جزع الخزرج من وقع الاسل

لا ھلوا واستھلوا فرحاً

Presented by Ziaraat.Com

ثم قالوا یا یزید لا تشل
قد قتلنا القوم من ساداتهم
وعدلناه ببدرٍ فاعتدل
لعبت بوهاشم بالملك فلا
خبر جاء ولا وحی نزل

اے کاش! جنگِ بدر میں مارے جانے والے میرے آباء واجداد آج موجود ہوتے وہ قبیلہ خزرج کی آہ وفغاں سنتے اور وہ بہت خوشی کے عالم میں مجھے کہتے یزید تیرے کیا کہنے ان کے بزرگوں کو ہم نے قتل کیا جنگِ بدر کا پورا پورا بدلہ لے لیا، بنوھاشم نے حکومت کے لیے ڈھونگ رچایا تھا ورنہ کوئی غیبی خبر تھی اور نہ ہی کوئی وحی نازل ہوئی تھی۔

اب ابن تیمیہ یزید کے ان اشعار کی کیا تاویل کریگا کہ جن میں اس نے دو چیزوں کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ایک تو قتلِ حسین پر خوشی کا اظہار کیا اور اسے جنگ بدر کا بدلہ قرار دیا اور دوسرا وحی و نبوت کا انکار کیا۔

تمام معروف مورخین و محققین نے یزید کے اشعار کو ذکر کیا ہے اور ادھر تمام اسلامی مذاہب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی خداوند متعال کی طرف سے نازل ہونے والی وحی کا انکار کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

فطری سی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے جنگ کرتا ہے تو اپنے اہداف کو وہ خود ہی بیان کرتا ہے۔یزید نے گذشتہ کلام میں اپنی جنگ کا ہدف بیان کیا ہے جیسا کہ سید الشہداءؑ نے بھی جنگ کے اپنی ءاہداف بیان فرمائے:

میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خاطر خروج کر رہا ہوں اقتدار اور حکومت جاہ و جلال اور مال و منال میرا مقصد نہیں ہے۔

اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ آپس میں شخص جنگ لڑنے والے ہوں اور دونوں سے ان کا ہدف پوچھا جائے اور وہ اپنا اپنا ہدف بتا دیں تو عقلائے عالم اسے حجت

Presented by Ziaraat.Com

سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں لہذا سید الشھدا علیہم السلام سے جب ان کا ہدف قیام پوچھا گیا تو انھوں نے پوری وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا اور یزید نابکار سے بھی جب پوچھا گیا تو اس نے بھی اپنے ہدف کی وضاحت کی جسے ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں۔

اب یزید نے خود اعتراف کیا ہے کہ میں نے قصد وارادے سے امام حسینؑ کو قتل کیا تا کہ بدر کے مقتولین کا بدلہ لوں تو ابن تیمیہ کے پاس دفاع یزید کا کون سا جواز باقی رہ جاتا ہے؟

قرآن حکیم میں آیا ہے: تم ظالموں کی طرف اپنا جھکاؤ مت رکھو ورنہ آتش جہنم کی لپیٹ میں آجاؤ گے۔

اس آیت میں ظالم کا بے جا دفاع کرنے والے سوچ لیں کہ ان کا کیا بنے گا؟

یزید ظالم تھا خداوند تعالی نے قرآن میں ظالم پر لعنت کی ہے اور ظالم کو جہنمی کہا ہے اور کہا ہے تم ظالم سے محبت نہ کرو۔

اس کی وکالت نہ کرو اپنے آپ کو اس کے حربوں میں شامل نہ کرو ورنہ تمہیں اسی کے ساتھ محشور کیا جائے گا۔

شہادت حسین کا اس سے بڑا معجزہ ہو سکتا ہے کہ جب اہل شام کی طرف سے حتی کہ خود یزید کے اہل خانہ کی طرف سے اس کے مظالم کی مزمت ہونے لگی تو وہ مجبور ہوا کہ اہل بیت کو شام میں عزاداری منعقد کرنے کی اجازت دے

وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں جو کہتے ہیں یزید اسران اہلبیت من جملہ علی بن حسین کو تحفے دیتا رہا اور وہ وصول کرتے رہے بلکہ اس نابکار نے امام سجاد کو جب رہائی کی خبر سنائی اور ساتھ یہ کہا آپ کا جو کچھ لوٹا جا چکا ہے میں اس کا تاوان دینے کو تیار ہوں تو امام سجاد نے فرمایا:

تم نے ہمارا جو کچھ لوٹا ہے اس میں میری ماں زہرا کی چادر بھی تھی تو اس کا کیا معاوضہ دے گا۔

پس یزید قتل حسین کے سلسلے میں بے قصور نہیں بلکہ فقط یزید ہی قتل حسینؑ کا موجب بنا۔

Presented by Ziaraat.Com